REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGISTERED NO. P/GDP.3

جلد ۲۷　　ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ　　شمارہ ۱۴

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin. 143516.

۲۶ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ　　۶ شہادت ۱۳۵۷ ہش　　۶ اپریل ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۸ مارچ ۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳ شہادت (اپریل) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی قادیان، حیدرآباد وغیرہ کے سفر پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

قادیان میں درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی پاکی اور پاک زندگی حاصل کرنے کے تین طریق

● تدبیر اور مجاہدہ ● اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ● صحبتِ کاملین اور صالحین

"حقیقی پاکی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کر کے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو اور اس کے حصول کیلئے صرف تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کے لئے کوشش کرے اور دوسری دعا کہ ہر وقت جنابِ الٰہی میں نالاں رہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اُس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کر دے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آجائے۔ اور چاہیئے کہ اسی طرح دعائیں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آجائے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسی چمکتی ہوئی شعاع اُس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دے اور اس کی کمزوریاں دور فرماوے اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کرے کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعا سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ تیسرا طریق صحبتِ کاملین اور صالحین ہے کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے۔ غرض یہ تین طریق ہی گناہوں سے نجات پانے کے ہیں جن کے اجتماع سے آخرکار فضل شاملِ حال ہو جاتا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۴)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۱۷ مارچ ۱۹۷۸ء

ربوہ ۱۷ امان۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نمازِ جمعہ پڑھائی۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محسنِ اعظم کی حیثیت سے دنیا میں مبعوث ہوئے۔ ہمیں یہ سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ آپ کس طرح احسان کی رفعتوں تک پہنچے؟ حقیقت یہ ہے کہ تمام احسانوں کا حقیقی سرچشمہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور انسان اپنی بدقسمتی سے دو طریق سے اس کے احسانات سے محروم ہوتا ہے (۱) وہ دنیوی لحاظ سے دوسروں کے حقوق کو ... کرتا اور اس طرح ان کا استحصال کرتا ہے۔ یہی وہ ظلم ہے جس سے بچانے کے لئے انبیاء مبعوث ہوتے ہیں۔ (۲) خدا تعالیٰ نے دینی اور دنیوی ترقی کے لئے جو استعدادیں اور قوتیں اسے دی ہیں وہ انہیں فراموش کر کے ترقی سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا ہے۔

حضور نے بتایا کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں ہمارے محسنِ اعظم ہیں کہ (۱) آپؐ کے ذریعہ وہ شریعتِ کاملہ ہمیں ملی جو انسان کو دوسروں کے ظلم سے ایسے طور پر بچاتی ہے کہ اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ اور اس بارہ میں وہ مومن اور کافر کی کوئی تمیز نہیں کرتی سبھی کو ظلم سے بچانے کی تعلیم ہمیں دیتی ہے۔ (۲) آپؐ نے آسمانی رحمتوں کے دروازے ہم پر کھولے اور ہمیں یہ وعدہ دیا کہ جو بھی پوری طرح وحدانیت پر قائم ہو گا اور استقامت دکھلائے گا اس پر فرشتوں کا نزول ہو گا۔ اس کے خوف کو اطمینان سے بدل دیا جائے گا۔ اور ابتلاؤں کے باوجود اسے قلبی بشاشت اور اطمینان دیا جائے گا۔

(باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ شہادت ۱۳۵۷ہش

جماعتی چندے اور ان کی بروقت ادائیگی

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ماہ مئی (ہجرت) سے شروع ہوتا ہے۔ اور ماہِ اپریل پر ختم ہوجاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ مہینہ گویا بجٹ ۷۸-۱۹۷۷ء کا آخری ہے۔ جس میں ہر جماعت بلکہ ہر احمدی مخلص بھائی کو اپنے جماعتی چندوں کی ادائیگی کا اچھی طرح سے جائزہ لے کر ایسا انتظام کرنا ہے کہ سالِ رواں کا کوئی چندہ اُن کے نام پر قابلِ ادا باقی نہ رہے۔ دُور اندیش جماعتیں اور افراد تو اس طرح کا جائزہ ماہ بماہ یا ہر نصل پر ہی لیتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت جبکہ یہ سال کا آخری مہینہ ہے انہیں کسی طرح کی نہ تو پریشانی اور فکرمندی ہے اور نہ ہی اُن کو اپنے ذمہ بقایا رقسم رہ جانے کا اندیشہ ہے۔ لیکن جن دوستوں یا جماعتوں نے اس طرف بروقت توجہ نہیں دی یا اپنی ناگزیر مجبوریوں کے سبب ایسا نہیں کر سکے اُن کیلئے اب بھی وقت ہے۔ کہ اس مہینہ میں پُورا زور لگا کر سو فیصد ادائیگی کا اہتمام کریں۔

جماعت کو قائم ہوئے نوّے برس ہو چکے، بہ دُوسرے لفظوں میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اب احمدیت کی تیسری نسل کے احباب اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دین کو دُنیا پر مقدم بھی کر رہے ہیں اور نسلاً بعد نسلٍ ضروریاتِ دین کے لئے قربانیاں بھی پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے پاس نہ تو تیل کی دولت ہے۔ نہ کوئی بڑے خزانے ہیں۔ اور نہ ہی حکومتوں پر اُن کو اقتدار حاصل ہے۔ پھر ان کے پاس ایسے دُنیوی ذخائر سے بڑھ کر دولت ہے اور وہ دولت بقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، احبابِ جماعت کے سینوں میں دھڑکتے ہوئے مخلص اور قربانی کرنے کیلئے کشادہ دل ہیں کہ جب بھی مرکزِ سلسلہ کی طرف سے کسی مالی تحریک کی آواز کانوں میں پڑتی ہے تو پورے انبساط کے ساتھ وہ اس میں حصہ لینے کو تیار ہوجاتے ہیں۔ نہ صرف وقتی اور ہنگامی تحریکات ہی میں بلکہ ایسے مستقل اور لازمی چندہ جات بھی باقاعدہ ہیں کہ اُن کی تھوڑی تھوڑی رقوم بھی مل کر ہزاروں اور لاکھوں روپے کا سالانہ بجٹ پورا کر دیتی ہیں۔ اس سے سلسلہ کے تبلیغی، تعلیمی، تربیتی اور انتظامی کام بسہولت چل رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی جماعت کو تمام دوسرے اسلامی فرقوں سے ایک امتیازی شان حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے ایسے ہی مخلصین کو مخاطب کرکے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَةً وَ اللّٰہُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (بقرہ ع ۳۲)

کیا کوئی ہے جو اللہ کو اپنے مال کا ایک اچھا حصّہ کاٹ کر دے تاکہ وہ اُسے اُس کے لئے بہت بہت بڑھائے اور اللہ کی یہ بھی سُنّت ہے کہ وہ بندے کا مال لیتا ہے اور بڑھاتا ہے۔ اور آخر تمہیں اُسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔

اپنے پروردگار کے اس خطاب پر جماعت احمدیہ نے بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ ہی نہایت درجہ مثالی رنگ میں لبیک کہا ہے۔ اور ہر مخلص اپنے اس طرح کے اعمالِ حسنہ کے نتیجہ میں اپنی عاقبت کے لئے ایسا خزانہ جمع کر رہا ہوتا ہے جو خدائی وعدہ کے مطابق بڑھ چڑھ کر اُسے اُخروی زندگی میں بطور جزاء کے ملے گا۔

احباب کو یاد ہوگا کہ گذشتہ سالوں میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے بعض ممالک کے دَورہ پر تشریف لے گئے تو وہاں کے اصل باشندگان کے احبابِ جماعت نے جس طرح خلوص اور فدائیت کا نمونہ دکھایا اُس کا ایک عملی ثبوت وُہ گیت ہیں جو وہاں پر بچوں نے گائے۔ انہوں نے اپنے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے گویا خدا کی طرف سے یہ کہا ؎

اَلْمَالُ مَالِیْ وَالْجَنَّةُ جَنَّتِیْ　　فَاشْتَرُوْا جَنَّتِیْ بِمَالِیْ

خدا یوں فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! تمہارا مال حقیقت میں میرا ہی عطا کردہ ہے اس کے ساتھ میری رضا اور خوشنودی کی جنت بھی میرے پاس ہے۔ اس لئے یہ کیسا سستا سودا ہے کہ تم میرے ہی عطا کردہ مال کو دے کر میری جنت اور رضا کو خرید لو ــــ!!

اگرچہ یہ پُراخلاص آواز برِّاعظم افریقہ کی زبان سے الفاظ کی صورت میں سُنی گئی۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ دُنیا کے کونے کونے میں آباد ہر مخلص احمدی کے دلی جذبات کا یہی حال ہے۔ اور اس کا عمل اس کا آئینہ دار ہوتا ہے ــــ!!

پس ہم صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے اس آخری مہینہ میں مخلصین کے اسی جذبۂ خلوص کی یاد دہانی کراتے ہوئے یقین رکھتے ہیں سبھی مقامات کے دوست اپنا اور اپنی جماعت کا بغور جائزہ لیں۔ اور جماعتی چندوں کی بروقت اور باشرح ادائیگی کا فوری انتظام کریں۔ مرکزِ سلسلہ کی طرف سے جو بھی تبلیغی، تربیتی پروگرام چل رہے ہیں خواہ وہ مبلّغین کے دَوروں کے رنگ میں ہوں یا اشاعتِ قرآن، تعمیرِ مساجد اور اشاعتِ لٹریچر کے رنگ میں، یہ سب آپ ہی کے ادا کردہ چندوں کی رقوم سے پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ خدا کی محبت اور خدمتِ دین کے جذبہ سے ادا کئے گئے ان چندہ جات میں اللہ کے فضل سے ایسی برکت پڑتی ہے اور اس سے ایسے شاندار نتائج نکلتے ہیں کہ اُن کو دیکھ کر ایک مومن کی رُوح وجد میں آجاتی ہے۔ اور یہ سب "جماعت" کی برکت ہے۔ اور احباب کے خلوص کا نتیجہ ہے۔ آج روئے زمین پر احمدی ہی ہیں جو فخر کے ساتھ یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ ساری دُنیا میں منظم رنگ میں اسلام کی تبلیغ، قرآنِ عظیم کی اشاعت۔ تعمیرِ مساجد اور خدمتِ خلق کا اگر کوئی نتیجہ خیز کام کر رہا ہے تو وہ یہی جماعتِ احمدیہ ہے۔ غور فرمائیے یہ بات اس طرح ممکن ہوئی کہ آپ میں سے ایک ایک دوست نے جماعتی چندوں کی بروقت اور باشرح ادائیگی کی قدر وقیمت اور نتائجِ حسنہ کو سمجھا۔ چونکہ جماعت کی یہ ذمہ داری ہے کہ ساری دُنیا کو خدائے واحد کے آستانہ پر محبت اور اُلفت اور دلیل کے ساتھ جُھکا دے۔ اس لئے اِس اہم ذمہ داری سے عُہدہ برآ ہونے کے لئے کسی ایک سال یا دو سال کی جدّوجہد سے کام ختم نہیں ہوگا۔ بلکہ مسلسل قربانیاں کرتے چلے جانے سے ہی ہوگا۔

نیکی کی راہ میں مال اور دولت خرچ کرنے کی توفیق پانا بھی خوش نصیبی کی بات ہے۔ ورنہ آج رُوئے زمین پر ہزاروں لاکھوں امیر کبیر موجود ہیں۔ جن میں سے ایک ایک آدمی کے پاس اس قدر دولت ہے کہ جماعت کے سالانہ بجٹ سے کہیں زیادہ وہ اکیلا ہی دولت کا مالک ہے۔ لیکن اُس دولت کا کیا فائدہ جس سے دینِ متین کی تبلیغ اور قرآنِ عظیم کی اشاعت کا حصّہ نہ نکالا گیا ہو۔ اس لئے احباب جماعتی چندوں میں اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جائیں اور ساتھ ہی دل میں انبساط ہو۔ کبھی دِل میں یہ خیال نہ آئے کہ بہت دے چکے، اب کِسی مرحلہ پر ہمیں سستا لینا چاہیئے۔ جس قوم کے سامنے عظیم مقصد ہوتا ہے، جو ایک دُور کی شاندار منزل پر پہنچنا چاہتی ہے وہ کسی وقت بھی سستانے اور آرام کرنے کا خیال بھی نہیں کر سکتی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے عہدِ خلافت میں اور اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار احباب جماعت کو اِسی بات کی تاکید فرماتے ہیں کہ احباب اپنی قربانیوں کو اپنی استعدادوں کے اعلیٰ اور ارفع مقام پر پہنچانے کی کوشش کریں۔ جب خدا کے لامحدود فضل کو خدا کے محبت بھرے عملی سلوک کے آئینہ میں ہر مومن احمدی بچشمِ خوُد اپنی ذات میں مشاہدہ کر رہا ہے۔ تو شکر گزاری کا تقاضا ہے کہ احباب پُورے شرحِ صدر کے ساتھ قدم اور آگے بڑھاتے چلے جائیں۔ صرف لازمی چندہ جات ہی نہیں بلکہ دوسرے طوعی چندہ جات بھی۔ کیونکہ ہر نوع کے چندے کے مصارف حضرت امام ہمام الگ الگ متعین فرما چکے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے اس فتح نصیب قائد نے جس طرف بھی رُخ کیا ہے، خدا تعالیٰ نے کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازا ہے۔

انسان نے اس دُنیا میں بار بار نہیں آنا۔ یہی زندگی ہے۔ اسی زندگی میں کئے گئے نیک اعمال ہی آخرت میں بہتر جزاء کا ثمرہ ہوں گے۔ "اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ" آقائے نامدار کا سچا اور برحق فرمان ہے۔ اس کی قدر پہچاننا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اِس لئے خوش نصیب ہے وہ احمدی جو اِن باتوں پر غور کرتا اور اپنے مال سے خدا کا واجبی حصّہ نکال کر اپنے مال کو بھی پاک بنا لیتا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنی عاقبت کے لئے پونجی تیار رکھتا ہے۔ اور اس کی نگاہ ہمیشہ ہی حضرت مہدی علیہ السلام کے ارشاد پر رہتی ہے کہ ؎

اے دوستو پیارو عُقبیٰ کو مت بِسارو ؛ کچھ زادِ راہ لے لو کچھ کام میں گزارو

خدا کرے کہ ہم سب صحتِ نیّت کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کر کے حضور علیہ السلام کی اُن دُعاؤں کے مورد بن جائیں جو حضورؑ نے بارگاہِ الٰہی میں حسب ذیل درد بھرے الفاظ میں فرمائیں ؎

کریما صد کرم کُن بر کسے کہ ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

(آمین یا ارحم الراحمین)

سب عزتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے جس کا کُل اسلامی زمین پر اثر ہے

میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے!!

جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خبر ہو جاتے ہیں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام!

حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہے۔ اوّل جسمانی دوم مالی تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے۔ جس میں نہ کچھ خرچ ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیضان بہت ہی وسیع ہے کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے جبکہ اس میں طاقت بھی ہو۔ مثلاً ایک ناتوان مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو تو کوئی شخص جس میں خود طاقت و توانائی نہیں ہے کب اس کو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے اسی طرح پر اگر کوئی بے کس بے بس بے سروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اس کی ہمدردی کیونکر ہوگی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت۔ بلکہ جب تک انسان انسان ہے وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے۔ اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس

ہمدردی کا فیض

بہت وسیع ہے اور اگر اس ہمدردی سے انسان کام نہ لے تو سمجھو کہ وہ بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔

میں نے کہا ہے کہ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا۔ اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے۔

دوسروں کے لئے دعا

کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے جیسے کہ فرمایا اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ۔ اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے۔ جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے۔ تو اس آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں شیر سنگھ چڑیوں کو زندہ پکڑ کر آگ پر رکھ کر کھاتا تھا۔ وہ دو برس کے اندر ہی مارا گیا۔ پس انسان کو لازم ہے کہ وہ خیر النّاس من ینفع النّاس بننے کے واسطے سوچتا رہے۔ اور مطالعہ کرتا رہے۔

جس طرح طبابت میں حیلہ کام آتا ہے اسی طرح

نفع رسانی

اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ سائل کو دیکھ کر چڑ جاتے ہیں۔ اور اگر کچھ مولویت کی رگ ہو تو اس کو بجائے کچھ دینے کے سوال کے مسائل سمجھانے شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس پر اپنی مولویت کا رعب بٹھا کر بعض اوقات سخت سست بھی کہہ بیٹھتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں کو عقل نہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے۔ جو ایک نیک دل اور سلیم الفطرت انسان کو ملتا ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ سائل اگر باوجود صحت کے سوال کرتا ہے تو وہ خود گناہ کرتا ہے اس کو کچھ دینے میں تو گناہ لازم نہیں آتا۔ بلکہ حدیث میں تو اَتَاکَ رَاکِبًا کے الفاظ آئے ہیں۔ یعنی خواہ سائل سوار ہو کر بھی آوے تو بھی کچھ دیدینا چاہیئے۔ اور قرآن شریف میں وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ کا ارشاد آیا ہے کہ سائل کو مت جھڑک۔ اس میں یہ کوئی صراحت نہیں کی گئی کہ فلاں قسم کے سائل کو مت جھڑک اور فلاں قسم کے سائل کو جھڑک۔ پس یاد رکھو کہ سائل کو نہ جھڑکو۔ کیونکہ اس سے ایک قسم کی بد اخلاقی کا بیج بویا جاتا ہے۔ اخلاق یہی چاہتا ہے کہ سائل پر جلد ناراض نہ ہو۔ یہ شیطان کی خواہش ہے کہ وہ اس طریق سے تم کو نیکی سے محروم رکھے۔ اور بدی کا وارث بناوے۔ غور کرو کہ ایک نیکی کرنے سے دوسری نیکی پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی طرح پر ایک بدی دوسری بدی کا موجب ہو جاتی ہے۔ جیسے ایک چیز دوسری کو جذب کرتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے یہ تجاذب کا مسئلہ ہر فعل میں رکھا ہوا ہے۔ پس جب سائل سے نرمی کے ساتھ پیش آئے گا اور اس طرح پر اخلاقی صدقہ دیدے گا تو قبض دور ہو کر دوسری نیکی بھی کرے گا۔ اور اس کو کچھ دے بھی دیگا۔ اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خبر ہو جاتے ہیں۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ

دنیا میں ہر ایک چیز کام آتی ہے

زہر اور نجاست بھی کام آتی ہے۔ اسٹرکنیا بھی کام آتا ہے اعصاب پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ مگر انسان جو اخلاقِ فاضلہ کو حاصل کر کے نفع رسان ہستی نہیں بنتا ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی کام بھی نہیں آ سکتا۔ مردار حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی تو کھال اور ہڈیاں بھی کام آ جاتی ہیں۔ اس کی تو کھال بھی کام نہیں آتی۔ اور یہی وہ مقام ہوتا ہے جہاں انسان بل ھم اضل کا مصداق ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے کیونکہ ہمیشہ نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے۔

خیر کا پہلا درجہ جہاں سے انسان قوت پاتا ہے اخلاق ہے دو لفظ ہیں ایک خَلق دوسرا خُلق۔ خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے۔ اور خُلق باطنی پیدائش کا۔ جیسے ظاہر میں کوئی خوبصورت ہوتا ہے اور کوئی بہت ہی بدصورت۔ اسی طرح پر کوئی اندرونی پیدائش میں نہایت حسین اور دلربا ہوتا ہے اور کوئی اندر سے مجذوم اور مبروص کی طرح مکروہ۔ لیکن ظاہری صورت چونکہ نظر آتی ہے اسلئے ہر شخص دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ بدصورت اور بدوضع ہو۔ مگر چونکہ اس کو دیکھتا ہے اسلئے اس کو پسند کرتا ہے۔ اور خُلق کو چونکہ دیکھا نہیں اسلئے اس کی خوبی سے ناآشنا ہو کر اس کو نہیں چاہتا۔ ایک اندھے کے لئے خوبصورتی اور بدصورتی دونوں ایک ہی ہیں۔ اسی طرح پر وہ انسان جس کی نظر اندرونہ تک نہیں پہنچتی اُس اندھے ہی کی مانند ہے ؛

خَلق تو ایک بدیہی بات ہے مگر خُلق ایک نظری مسئلہ ہے۔ اگر اخلاقی بدیاں اور اُن کی لعنت معلوم ہو تو حقیقت کھلے ؛

غرض اخلاقی خوبصورتی ایک ایسی خوبصورتی ہے جس کو حقیقی خوبصورتی کہنا چاہیئے بہت تھوڑے ہیں جو اس کو پہچانتے ہیں۔

اخلاق نیکیوں کی کلید ہے

جیسے باغ کے دروازہ پر قفل ہو۔ دُور سے پھل پھول نظر آتے ہیں مگر اندر نہیں جا سکتے لیکن اگر قفل کھول دیا جائے تو اندر جا کر پوری حقیقت معلوم ہوتی ہے اور دل و دماغ میں ایک سرور اور تازگی آتی ہے۔ اخلاق کا حاصل کرنا گویا اُس قفل کو کھول کر اندر داخل ہونا ہے ؛

کسی کو اخلاق کی کوئی قوت نہیں دی گئی۔ مگر اس کو بہت سی نیکیوں کی توفیق ملی ہو۔ یہ امر ثبوت طلب ہے ؛

ترکِ اخلاق ہی بدی اور گناہ ہے۔ ایک شخص جو مثلاً زنا کرتا ہے اُس کو نہیں کہ اس عورت کے خاوند کو کس قدر صدمہ عظیم پہنچتا ہے۔ اب اگر یہ اُس حیف اور صدمہ کو محسوس کر سکتا اور اس کو اخلاقی حصہ حاصل ہوتا تو ایسے فعل قبیح کا مرتکب نہ ہوتا۔ اگر ایسے بدکار انسان کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس فعل بد ارتکاب سے نوعِ انسان کے لئے کیسے خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں تو نوبت جاتا۔ ایک شخص جو چوری کرتا ہے کمبخت ظالم اتنا بھی تو نہیں کرتا کہ رات کے کھانے کے واسطے ہی چھوڑ جائے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک غریب کی کئی سالوں کی محنت ملیا میٹ کر دیتا ہے اور جو کچھ گھر میں پاتا ہے سب کا سب لے جاتا ہے۔ ایسی

قبیح بدی کی اصل جڑھ

کیا ہے؟ اخلاقی قوت کا نہ ہونا۔ اگر رحم ہوتا اور وہ یہ سمجھ سکتا کہ بچے بھوکھ سے بلبلائیں گے۔ جن کی چیخوں سے دشمن کا کلیجہ بھی لرزتا ہے اور یہ معلوم کر کے کہ رات سے بھوکے ہیں اور کھانے کو ایک سوکھا ٹکڑا بھی نہیں ملا تو پتہ پانی ہو جاتا ہے۔ اب اگر ان حالتوں کو محسوس کرتا اور اخلاقی حالت سے اندھا نہ ہوتا تو کیوں چوری کرتا۔ آئے دن اخبارات میں دردناک موتوں کی خبریں پڑھنے میں آتی ہیں کہ فلاں بچہ زیور کے لالچ سے مارا گیا۔ فلاں جگہ کسی عورت کو قتل کر ڈالا۔ میں خود ایک مرتبہ اسیسر ہو کر گیا تھا۔ ایک شخص نے ۱۲ روپیہ میں ایک بچہ کا خون کیا تھا۔ اب سوچ کر دیکھو کہ اگر اخلاقی حالت درست ہو تو ایسی مصیبتیں کیوں آئیں؟ ممکن ہے کہ اپنے جیسے انسان پر مصیبت آئے اور یہ محسوس نہ کرے۔ یاکلون کما تا کل الانعام چارپایوں کی طرح کھاتے ہیں۔ اس کے کئی پہلو ہیں۔

اوّل چارپایہ کیفیت اور کمیت میں فرق نہیں کر سکتا۔ اور جو کچھ آگے آتا ہے اور جس قدر آتا ہے کھاتا ہے۔ جیسے کتا اس قدر کھاتا ہے کہ آخر قے کرتا ہے۔ دوسرا یہ کہ الانعام

حلال اور حرام میں تمیز

نہیں کرتے کہ یہ ہمسایہ کا کھیت ہے اس میں نہ جاؤں [illegible] ایک امر میں جو کھانے کی کمیت کے متعلق ہو تمیز نہیں کرتا۔ کیونکہ گویا پاکی ناپاکی کے متعلق اور اندازہ کے متعلق کوئی لحاظ نہیں۔ اور پھر چارپایہ کو اعتدال نہیں ؛

یہ لوگ جو اخلاقی اصولوں کو توڑتے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے کہ گویا انسان نہیں۔ پاک پلید کا تو یہ حال عرب میں مُردے گتے کھا لیتے تھے۔ اب تک اکثر ممالک میں یہ حال ہے کہ چوہوں اور کتوں اور بلیوں کو بڑے لذیذ کھانے سمجھ کر کھایا جاتا ہے۔ چوڑھے چمار مردار خوار تو ہیں یہاں بھی موجود ہیں ؛

پھر یتیموں کا مال کھانے میں کوئی تردد و تامل نہیں جیسے یتیم کا کھانا کتے کے سامنے رکھ دیا جاوے۔ بلا تردد کھا لے گی۔ ایسا ہی اُن لوگوں کا حال ہے یہی معنی ہیں وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ غرض یاد رکھو کہ دو پہلو ہیں۔ ایک عظمت الٰہی کا جو اس کے خلاف ہے وہ بھی اخلاق کے خلاف ہے اور دوسرا شفقت علیٰ خلق اللہ کا۔ پس جو نوعِ انسان کے خلاف ہے وہ بھی اخلاق کے برخلاف ہے۔ وہ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو ان باتوں پر جو انسان کی زندگی کا اصل مقصد اور غرض ہیں غور کرتے ہیں ؛

بڑے بڑے صوفیوں سجادہ نشینوں نے اپنا کمال اس میں سمجھ رکھا ہے کہ بڑے

لمبے چوڑے وظائف

اور اذکار و اشغال خود ہی تجویز کر لئے ہیں۔ اور اُن میں پڑ کر اصل کو بھی کھو بیٹھے ہیں۔ پھر بڑے سے بڑا کام کیا تو یہ کر لیا کہ چلہ کرتے ہیں۔ کچھ جو ساتھ لے جاتے ہیں ایک آدمی مقرر کر دیتے ہیں جو ہر روز دودھ یا اور کوئی چیز پہنچا آتا ہے۔ ایک تنگ و تاریک گندی سی کوٹھڑی یا غار ہوتی ہے اور اس میں پڑے رہتے ہیں۔ خدا جانے وہ اُس میں کس طرح رہتے ہیں۔ پھر بُری بُری حالتوں میں باہر نکلتے ہیں۔ یہ اسلام رہ گیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان چلہ کشیوں سے اسلام اور مسلمانوں یا عام لوگوں کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ اور اس سے اخلاق میں کیا ترقی ہوتی ہے ؛

سب عزتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے جس کا کل اسلامی دنیا پر اثر ہے۔ آپ ہی کی عزت نے پھر دنیا کو زندہ کیا۔ عرب میں زنا۔ شراب اور جنگ جوئی کے سوا کچھ رہا ہی نہ تھا اور حقوق العباد کا خون ہو چکا تھا ہمدردی اور خیر خواہی نوعِ انسان کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا اور نہ صرف حقوق العباد ہی تباہ ہو چکے تھے بلکہ حقوق اللہ پر اس سے بھی زیادہ تاریکی چھا گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پتھروں۔ بوٹیوں۔ اور ستاروں کو دی گئی تھی قسم قسم کا شرک پھیلا ہوا تھا۔ عاجز انسان اور انسان کی شرمگاہوں تک کی پوجا دنیا میں ہو رہی تھی۔ ایسی حالت مکروہ کا نقشہ اگر ذرا دیر کے لئے بھی ایک

سلیم الفطرت انسان

کے سامنے آجاوے تو وہ ایک خطرناک ظلمت اور ظلم و جور کے بھیانک اور خوفناک نظارہ کو دیکھے گا۔ فالج ایک طرف گرتا ہے مگر یہ فالج ایسا فالج تھا کہ دونوں طرف گرا تھا۔ فساد کامل دنیا میں برپا ہو چکا تھا۔ نہ بحر میں امن و سلامتی تھی اور نہ بر پر سکون و راحت اب اس تاریکی اور ہلاکت کے زمانہ میں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں آپ نے آ کر کیسے کامل طور پر اس میزان کے دونوں پہلو درست فرمائے کہ حقوق اللہ اور حق العباد کو اپنے اصلی مرکز پر قائم کر دکھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی طاقت کا کمال اس وقت ذہن میں آسکتا ہے جبکہ اس زمانہ کی حالت پر نگاہ کی جاوے۔ مخالفوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے متبعین کو جس قدر تکالیف پہنچائیں۔ اور اس کے بالمقابل آپؐ نے ایسی حالت میں جبکہ آپؐ کو پورا اقتدار اور اختیار حاصل تھا اُن سے جو سلوک کیا وہ آپؐ کے علو شان کو ظاہر کرتا ہے۔ ابوجہل اور اُس کے دوسرے رفیقوں نے کونسی تکلیف تھی جو آپؐ کو اور آپؐ کے جان نثار خادموں کو نہیں دی۔ غریب مسلمانوں اور عورتوں کو اونٹوں سے باندھ کر مخالف جہات میں دوڑایا۔ اور وہ چیری جاتی تھیں محض اس گناہ پر کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی کیوں قائل ہوئیں۔ مگر آپؐ نے اس کے مقابل صبر و برداشت سے کام لیا اور جب کہ مکہ فتح ہوا تو لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہہ کر معاف فرمایا۔ یہ کس قدر

اخلاقی کمال

ہے جو کسی دوسرے نبی میں نہیں پایا جاتا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ غرض بات یہ ہے کہ اخلاقِ فاضلہ حاصل کرو کہ نیکیوں کی کلید اخلاق ہی ہیں ؛"

{ اقتباس از تقریر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمودہ جولائی ۱۹۰۰ء
(بحوالہ الحکم جلد ۴ نمبر ۲۵ ۱۹۰۰ء) }

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۷ء

آخری قسط

حالاتِ حاضرہ کے متعلق قرآن کریم و احادیث کی پیشگوئیاں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ، مدراس (تامل ناڈو)

یاجوج ماجوج کی تباہی

الٰہی نوشتوں میں یاجوج ماجوج کے نیست و نابود ہونے کی پیشگوئی بھی کی گئی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَا
الثَّقَلَانِ ۰ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۰ يَا
مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ
تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ
إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۰ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ
مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ
فَلَا تَنْتَصِرَانِ

(رحمٰن)

اے دونوں زبردست طاقتو! ہم تم دونوں کے لئے فارغ ہو رہے ہیں (یعنی کچھ دن ڈھیل دے کر تم دونوں کو تباہ کر دیں گے) پھر بولو تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے۔ اے جن و انس کے گروہ! یعنی CAPITALISM اور کیمونزم کے سربراہ! اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو نکل کر دکھا دو تم تیز رفتار آلات کے بغیر ہرگز نہیں نکل سکتے .... تم پر آگ کا ایک شعلہ گرایا جائے گا اور تانبا بھی گرایا جائے گا۔ پس تم دونوں ہرگز غالب نہیں آ سکتے۔

قرآن مجید کی اس پیشگوئی کی تائید میں بائیبل کی یہ پیشگوئی ہے کہ

"میں یاجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پروائی سے سکونت کرتے ہیں ایک آگ بھیجوں گا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں"۔ (حزقی ایل ۹:۶)

الٰہی نوشتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج اس قدر قوت اور طاقت کے مالک ہوں گے کہ کسی کو ان کے مقابلہ کی ہمت نہ ہو گی لا یدان لاحد بقتالھما۔ پس خدا کی طرف سے ہی ایسے سامان ہوں گے کہ ان زبردست طاقتوں کی ہلاکت نصیب ہو

جب یاجوج ماجوج اپنے مادی ذرائع سے دنیا پر چھا جائیں گے اور اپنے مادی ذرائع کو دنیا میں فساد برپا کرنے اور بدامنی پھیلانے کے لئے استعمال کریں گے تو اس وقت خدا تعالیٰ ایک اولوالعزم انسان کو بھیجیگا جو مادی ہتھیاروں کا مقابلہ روحانی ہتھیاروں سے کرے گا

چنانچہ قرآن مجید میں جہاں جہاں یاجوج ماجوج کا ذکر آیا ہے وہاں ایک وعدۂ حق کے متعلق بھی فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے

حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ
وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ
كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ۰ وَ
اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ
فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ
الَّذِينَ كَفَرُوا

(انبیاء ۹۸:۹۷)

یہاں ذکر ہے کہ جب یاجوج اور ماجوج کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ ہر پہاڑی پر اور ہر سمندر کی لہر پر سے پھلانگتے ہوئے دنیا میں پھیل جائیں گے۔ اور خدا کا وعدۂ حق قریب آ جائے گا۔ تو اس وقت کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ فتح بدر کے بارے میں خدا تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔

دوسری طرف یاجوج ماجوج کے ظہور کے وقت ایک وعدۂ حق کا ذکر کیا گیا ہے گویا کہ یاجوج ماجوج کے ظہور کے وقت آنحضرت صلعم کے ایک خادم کو خدا تعالیٰ مبعوث کرے گا جن کے ذریعہ سے ان دونوں کے بالمقابل مقام بدر جیسا معجزہ دکھائے گا یعنی یاجوج ماجوج کے فتنہ کا انسداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مقدر ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دونوں سے زیادہ برباد کن ہو گی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہو گی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے نئی تہذیب کا قصر عظیم زمین پر آ رہے گا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے .... غلبۂ اسلام کے متعلق جو بشارتیں دی گئی تھیں ان کے پورا ہونے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں مگر جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں ایک تیسری عالمگیر تباہی کی خبر دی گئی ہے جس کے بعد اسلام پوری شان کے ساتھ دنیا پر غالب ہو گا۔

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بمقام لندن ۲۸/۷/۶۷ء)

سورۂ فلق جس کی بنیاد پر میں بعض پیشگوئیاں بیان کر رہا ہوں۔ آگے اللہ تعالیٰ ہمیں یہ دعا سکھاتا ہے کہ

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ

کہ اندھیرا پیدا کرنے والے کی ہر شرارت سے جب وہ اندھیرا پیدا کر دیتا ہے میں خدا کی پناہ میں آ جاتا ہوں۔ یعنی سورج کے غروب ہونے کے بعد جو تاریکی چھا جاتی ہے اس وقت کے شر سے خدا کی پناہ میں آنے کی اس میں تلقین کی گئی ہے۔

قرآن کریم میں متعدد جگہ حضرت سرورِ کائنات صلعم کو سراج منیر یعنی دنیا کو منور کرنے والا سورج بیان کیا گیا ہے۔ گویا کہ اس آیتِ کریمہ میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہوشیار فرمایا ہے کہ حضرت رسول کریم صلعم کی وفات کے بعد دنیا میں روحانی تاریکی چھا جائے گی اور مسلمان ضلالت اور گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں گر جائیں گے تو اس وقت یحیی الدین و یقیم الشریعۃ کے مطابق ازسرِ نو دینِ اسلام کو زندہ کرنے اور شریعتِ محمدی کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے جو روحانی نظام قائم ہو گا اس کی پناہ میں آنے کی اس میں ہدایت بیان کی گئی ہے۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ جب سورج اور چاند کو گرہن لگے گا اس زمانہ کے شر انگیز حالات سے میں خدا کی پناہ میں آ جاتا ہوں اور جسمانی ترقیات کے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جبکہ وہ تنزل کے گڑھے میں گر جائیں گے ایسے وقت میں خدا تعالیٰ اُمّتِ محمدیہ کی دستگیری فرمائے گا۔ اور ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ جو مسیح و مہدی کے نام سے موسوم ہوں گے۔ اور ان کے ذریعہ اسلام ہر حیثیت سے غالب آ جائے گا۔ مہدی برحق کے مبعوث ہونے کے وقت کئی زمینی اور آسمانی نشانات ظاہر ہوں گے ان میں سے ایک نشان سورج اور چاند کو رمضان میں ایک مقررہ وقت میں گرہن لگنا ہے چنانچہ حضور صلعم فرماتے ہیں

إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ
تَكُونَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ
لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ
وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي
النِّصْفِ مِنْهُ

(دار قطنی ص۱۸۸)

ہمارے مہدی کی صداقت کے طور پر خدا تعالیٰ آسمان پر دو عظیم نشان ظاہر فرمائے گا۔ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں کسی بھی مامور من اللہ کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ایسا نشان ظہور پذیر نہیں ہوا۔ پہلا نشان یہ ہے کہ چاند کو اس کے گرہن کی تاریخوں یعنی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ میں سے پہلی تاریخ یعنی ۱۳ کو گرہن لگے گا اور اسی مہینہ میں سورج کو اس کے گرہن لگنے کی تاریخوں میں سے یعنی ۲۷، ۲۸، ۲۹ کے درمیانی دن یعنی ۲۸ کو گرہن لگے گا۔ چنانچہ ظہورِ امام مہدیؑ کے بعد ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۱۱ھ رمضان المبارک میں مقررہ تاریخوں میں یہ عظیم الشان نشانات ظہور پذیر ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

پس وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ میں خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے طور پر سورج اور چاند کو گرہن لگے گا اور ساتھ ہی مسلمانوں کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ جب ایسا زمانہ آ جائے کہ اسلام کمزوری کی حالت میں ہو اور خدا تعالیٰ امام مہدی کو دینِ اسلام کی

حفاظت اور اس کی عظمت قائم کرنے کے لئے کھڑا کرے، تو اس زمانہ کے شر در سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے خدا کے حفظ دامن میں آجائیں اور اس وقت حضرت امام مہدی کے قائم فرمودہ الٰہی سلسلہ کی آغوش میں آ جائیں۔

اسی سورت میں خدا تعالیٰ آگے فرماتا ہے کہ

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ

یعنی تمام ایسے نفوس کی شرارت سے جو باہمی تعلقات کی گرہ میں تعلق تڑوانے کی نیت سے پھونکیں مارتے ہیں۔ خدا کی پناہ میں آجاتا ہوں۔

گویا کہ اس آیتِ کریمہ میں خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ مسلمانوں میں ایک زمانہ آنے والا ہے کہ ان میں افسوسناک حد تک انتشاری کیفیت پیدا ہو گی اور ان کا شیرازہ بکھر جائے گا اور ایسے نفوس اور فرقے قائم ہوں گے جو مسلمانوں کے اتحاد کو برباد کر دیں گے۔ حضرت رسول کریم صلعم کی اس سلسلہ میں بے شمار پیشگوئیاں ہیں جن کی تفصیل کی طرف اب جانے کی ضرورت نہیں البتہ صرف ایک حدیث آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں حضور صلعم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَسَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قِیْلَ مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَمَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ

یعنی میری اُمّت میں ایک زمانہ آنے والا ہے کہ اگر بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں منقسم تھے تو میری اُمّت ۷۳ فرقوں میں منقسم ہو گی ان میں سوائے ایک جماعت کے باقی سب جہنمی ہوں گے اس وقت صحابہ کے عرض کرنے پر حضور صلعم نے فرمایا کہ ان میں نجات یافتہ گروہ میرے اور صحابہ کے نقشِ قدم پر چلنے والا ہوگا ——— (مشکوٰۃ)

مشکوٰۃ کی اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں یوں مرقوم ہے

تِلْکَ اثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِرْقَةً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ وَالْفِرْقَةُ النَّاجِیَةُ ھُمْ اَھْلُ النَّقِیَّةِ الْبَیْضَاءِ الْمُحَمَّدِیَّةِ وَالطَّرِیْقَةِ النَّقِیَّةِ الْاَحْمَدِیَّةِ

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۰)

یعنی یہ ۷۲ فرقے ناری ہوں گے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا وہ حضرت رسول کریم صلعم کے اصل سنت اور شریعت محمدیہ پر گامزن ہونے والا ہوگا اور وہ الطریقۃ النقیۃ الاحمدیہ یعنی وہ مقدس سلسلہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہوگا۔

اس طرح آخری زمانے میں اُمّت محمدیہ میں جب افتراق و انشقاق پیدا ہوگا۔ اور مسلمانوں کے تمام فرقے ایک دوسرے کو فتویٰ کفر کے ذریعہ دائرہ اسلام سے خارج کرنے کی مہم شروع کریں گے تو ایسی صورت میں خدا تعالیٰ تلقین فرماتا ہے کہ ایسے موقعہ پر خدا تعالیٰ کی پناہ اور اس کی حفظ دامان میں آجائیں اور اس وقت جو ناجی فرقہ ہوگا جو صحیح معنوں میں الجماعۃ کہلانے کا مستحق ہوگا اس میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

اس آیت میں ہر حاسد کی شرارتوں سے جب وہ حسد پر تل جاتا ہے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

اس میں خدا تعالیٰ نے ایک حقیقت کی طرف روشنی ڈالی ہے کہ جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور و مرسل اور مصلح ربانی مبعوث ہوتے ہیں تو ان کے مخالفین کینہ بغض اور حسد کی بناء پر ان کی مخالفت پر تلے رہتے ہیں ایسے موقعہ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ تلقین ہے کہ جب کبھی حاسدین حسد و کینہ کی وجہ سے شرارت پر آمادہ ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی پناہ اور اس کے حفظ دامان میں آنا چاہیئے۔ اس آیت کریمہ میں یہ پیشگوئی بھی مضمر ہے کہ آخری زمانہ میں تمام علامات کو پورا کرتے ہوئے حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے تو ان کو بھی حاسدین کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایسے موقعہ پر ان کی شرارتوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجانا چاہیئے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے قائم فرمودہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی ایسی ہی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

یہ مخالفت ۱۹۷۴ء کے رابطہ عالم اسلامی کی ایک سازش کے نتیجہ میں جو احمدیوں کو کافر قرار دینے کی ایک قرارداد کے ذریعہ ظہور پذیر ہوئی ایک عالمگیر نوعیت اختیار کر گئی۔ اس کے ردّ عمل کے طور پر ہمارے پڑوسی ملک پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو ظالمانہ سلوک کیا گیا وہ اتنی جلد دنیا بھول نہیں سکتی نہتے احمدیوں پر وہ کونسا ظلم تھا جو روا نہ رکھا گیا۔ احمدیوں کے قتل و غارت کا بازار گرم کیا گیا وہ اپنے گھروں سے نکالے گئے کروڑوں کی جائیدادوں سے بے دخل کئے گئے اُن سے وہی سلوک کیا گیا جو آج سے ۱۴۰۰ سال قبل شعب ابی طالب میں محصور پاک محمد صلعم نبیوں کے سردار اور آپ کی جماعت کے ساتھ کیا گیا تھا۔

ایسے بھیانک اور خطرناک موقعہ پر ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں صبر و استقلال کی تلقین کرتے ہوئے صرف خدا تعالیٰ کی آغوش میں پناہ لینے کی ہدایت فرمائی گویا کہ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ کی ہدایت فرماتے رہے۔

بالآخر اس صبر و سکون کا نتیجہ نظر آنے لگا خدا تعالیٰ کی زبردست فعلی شہادت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو ایک دفعہ پھر صادق فرمایا کہ ؎

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

اس کے ساتھ ہی ساتھ قدرت کی طرف سے جو انتقام لیا جا رہا ہے اس کی ایک مختصر جھلک بنگلور سے شائع ہونے والے ہفت روزہ نشیمن کی ۲۱ر جولائی ۱۹۷۷ء کی اشاعت کا ایک مختصر اقتباس آپ کو سنانا چاہتا ہوں:۔

”نہیں معلوم کیا بات ہے کہ پاکستان تین سال سے لگاتار سیلاب کا نشانہ بن رہا ہے اور سیلاب بھی اس قیامت کا کہ اس کی روک تھام انسانی طاقت سے باہر ہے بھٹو کے بر سر اقتدار آنے کے بعد جو بڑے بڑے سیلاب آئے انہوں نے پورے پاکستان کو ہلا کر رکھ دیا۔ سیلاب کے ریلے نے کئی بندھ توڑ ڈالے کئی محفوظ بندھوں میں شگاف ڈال دیئے نہروں کے نظام کو درہم برہم کر کے رکھ دیا۔ فوج، پولیس، سیکیورٹی فورس اور رضا کاروں کی دوڑ دھوپ کو بے حیثیت بنا کر رکھ دیا۔ ریل کے پل بہہ گئے۔ بڑی بڑی شاہراہوں کے ٹکڑے لاپتہ ہو گئے لاکھوں ایکڑ زمین تالاب بن گئی ہزاروں گاؤں صفحہ ہستی سے مٹ گئے کئی افراد ہلاک ہو گئے .... کل ۱۶۰۰ گاؤں تباہ ہو گئے ۵ لاکھ لوگ بے گھر ہو گئے نو لاکھ ایکڑ زمین زیر آب آگئی ۵،۵۰۰ مکان تباہ ہو گئے۔ ...... اندیشہ یہ ہے کہ یہ نقصان اربوں روپے کا ہوا ایک طرف پاکستان عوامی احتجاج کی سبب تین ماہ کے دوران پیداوار کی کمی صنعتی نقصانات بربادی وغیرہ کا شکار تھا اور قرضوں کے بوجھ سے دبا ہوا تھا اور اس کے اقتصادی ڈھانچہ کی کمر ٹوٹ چکی تھی اب سیلاب نے رہی سہی کسر پوری کر دی (احباب کو یاد ہوگا کہ ان ہی لوگوں نے جماعتِ احمدیہ کے اقتصادی ڈھانچہ کی کمر توڑ کر احمدیوں کے ہاتھ میں کشکول پکڑ وانے کا دعویٰ کیا تھا) نہیں معلوم کہ اس ملک کو کیسے دن دیکھنا کب نصیب ہوں گے اور جملہ آفات سے اس کو کب نجات ملے گی کوئی نہ کوئی مصیبت اس ملک میں موجود ہی ہے“

اس موقعہ پر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس بابرکت دور میں ہونے والی جماعت کی عظیم کامیابیوں اور مخالفین کی ناکامیوں کے بارے میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ ۱۹۱۵ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرماتے ہیں:۔

”ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہروں کے شہر احمدی ہوں گے .... دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں یہ فتوحات ہونگی۔ (انوارِ خلافت صفحہ ۱۱۵،۱۱۶)

اسی طرح اپنے بعد آنے والے خلیفہ ثالث کو آپ یہ بشارت دیتے ہیں:۔

”اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ .... اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا اور جو بھی اس کے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا ... ... پس میں اس شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ ... اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی“ (خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۱۸)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا مبارک سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے اور آپ کے دورِ سعید میں اسلام کو عظیم الشان غلبہ نصیب کرے آمین (مکمل)

وہ پھول جو مرجھا گئے

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان -

رات کے پُراسرار اور ہولناک سناٹے جب گہرے ہو جاتے تاریکیاں اپنے شباب پر ہوتیں اور کائنات پر گہرے سکوت کا تسلط ہوتا تو دارالمسیح کے ایک مقدس کمرے "بیت الریا" میں سے ایک مرتاض بوڑھا لاٹھی ٹیکتے ہوئے، اپنی بوڑھی کمزور ٹانگوں کو قریباً گھسیٹتا ہوا، منجمد کرنے والی سردی میں باہر نکلتا۔ پختہ فرش پر لاٹھی کی ٹک ٹک کی آواز سکوت کے تسلسل کو توڑ کر اعلان کرتی کہ شاہ جی اپنا گرم بستر چھوڑ کر شدید سرما کو للکارتے ہوئے باہر نکلے ہیں وہ آہستہ آہستہ مسجد مبارک کی سیڑھیاں طے کر کے اترتے اور مسجد مبارک کے سامنے گیٹ کے پاس پہنچ کر اس ابدی صداقت کا اعلان باواز بلند کرتے کہ:

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نعت کا ایک بہت ہی پیارا اور دلربا شعر ہے جس میں سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک ایسی انوکھی دلیل دی گئی ہے اور عشقِ محمد کے بلند مقام پر کھڑے ہو کر طالبانِ حق و صداقت کی ایک ایسی شاہراہ کی طرف راہنمائی کی گئی ہے جس پر چل کر کوئی بھی شخص محمد عربی کے قدموں میں پہنچنے کی سعادت حاصل کر سکتا ہے۔

اس شعر کے لفظی معنی یہ ہیں کہ اے طالب حق! اے متلاشیٔ صداقت اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل چاہتا ہے تو تجھے کسی فیلسوفانہ بحث کی ضرورت نہیں۔ تجھے تاریخ کے مطالعہ کی حاجت نہیں اور تو علماء کے ساتھ لمبی چوڑی گفتگو کا بھی محتاج نہیں تو صرف اتنا کر کہ محمدؐ کا عاشق ہو جا اور محمدؐ کے ساتھ محبت میں قدم بڑھاتا چلا جا اور جب تیرے قدم آگے بڑھیں گے تو تو اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ محمدؐ خود اپنی صداقت کی ناقابلِ تردید دلیل ہے تو مخلص بالطبع ہو کر اس معدنِ جود و کرم اور رحمتِ مجسم پر نظر کرے تو نزول انوار الٰہی کو بچشم خود دیکھ لے گا۔

اور پھر شاہ جی گیٹ کے بغلی دروازے سے نکل کر محلہ احمدیہ کی گلیوں میں درود شریف کا ورد کرتے ہوئے دھیمی رفتار کے ساتھ ایک پورا چکر کاٹتے اور ہر چند قدم پر رک کر پوری قوت کے ساتھ باوازِ بلند یہی شعر اپنی خاص لَے اور ترنم کے ساتھ پڑھتے اور جھومتے ہوئے لاٹھی کی ٹھک ٹھک کے ساتھ آگے بڑھتے ڈھاب کے پُل کو عبور کر کے وہ بہشتی مقبرہ کی سڑک پر نکل جاتے اور سارے رستے اپنی ہی آواز کے ترنم سے اپنے اوپر مدہوشی اور سرشاری کی ایک روحانی کیفیت طاری کئے ہوئے مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پہنچ کر پُرسوز دعائیں کرتے۔

محترم سید محمد شریف صاحب جو سیالکوٹ کے ایک مشہور خاندان سادات سے تعلق رکھتے تھے اور سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھے ار مئی ۱۹۴۸ء کو لاہور سے قادیان آنے والے قافلہ درویشان کے ایک فرد تھے اور اپنی زندگیٔ عزیز کو قادیان کے مقاماتِ مقدسہ کی خدمت پر لگانے کے لئے آئے تھے۔

انہوں نے دارالمسیح کے اندر بیت الریاضت والے تاریخی اور مقدس کمرہ میں سکونت اختیار کی یہ وہی کمرہ ہے جہاں مسیح دوراں نے مسلسل چھ ماہ کے روزے رکھے تھے اور تمام علائق دنیوی سے منقطع ہو کر اسلام کی سربلندی کے لئے بابِ اجابت پر دستک دینے والی دردمندانہ دعائیں کی تھیں۔

یوں تو شاہ جی صاف ستھرا سادہ اور سفید لباس پہنتے تھے لیکن یہ کہنا بھی مبالغہ نہ ہو گا کہ ان کا اصل لباس دینداری، ریاضت تہجد گزاری اور تقویٰ تھا اور یہ دونوں لباس ان کے مومنانہ بُشرے پر بہت سجتے تھے۔

شاہ جی نے قادیان پہنچتے ہی اپنے اس پروگرام پر عملدرآمد شروع کر دیا جو خدا جانے کب سے ان کے ذہن میں ترتیب پا رہا تھا۔ یعنی وہ رات ڈھلتے ہی بستر کی استراحت کو اپنے اوپر گویا حرام کر لیتے تھے اور اپنے کمرے سے نکل کر محلہ احمدیہ کی ساری گلیوں اور کوچوں کا چکر لگا کر باواز بلند تہجد پڑھنے کے لئے لوگوں کو بیدار کیا کرتے تھے اور محلہ احمدیہ کے ہر مکان کا دروازہ یہ سچی شہادت دینے کے لئے تیار ہے کہ اس پر متواتر ۲۶ سال تک شاہ جی نے اس لئے دستک دی کہ اس مکان کے مکین اٹھیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ پر عمل کر کے راتوں کی تنہائیوں میں اپنے رحیم و کریم خدا کو راضی کریں۔

میں وہ وجد آفریں نظارہ کبھی نہیں بھول سکتا جو ایک پوری رات جاگ کر میں نے دیکھا مجھے کسی دوست نے بتایا تھا کہ جب شاہ جی پرجوش آواز میں سحری کے وقت یہ شعر پڑھتے ہیں کہ "اگر خواہی دلیلے ...." تو ان کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ میں شاہ جی کی سحر خیزی کے انتظار میں رات کو ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ مجھے دیکھ کر شاہ جی پر وہ کیفیت طاری نہ ہو۔ شاہ جی حسب معمول لاٹھی ٹیکتے ورد کرتے جھومتے ہوئے گیٹ تک آئے اور پھر پورے زور کی پوری قوت کے ساتھ یہ شعر پڑھا اور جب وہ شعر کے آخری لفظ محمدؐ پر پہنچے تو میں نے دیکھا کہ انہوں نے بیٹھے ہی وجد کے ساتھ اپنا دایاں ہاتھ سونٹے سمیت ہوا میں لہرایا اور ساتھ ہی ان کی بائیں ٹانگ ان کی کمر کے برابر اوپر اٹھی۔ میں یہ نظارہ دیکھ کر مسحور ہو گیا۔ عشق بعض اوقات بے اختیارانہ ایسی حرکات انسان سے کرواتا ہے اور شاہ جی کا یہ فعل بھی عشقِ محمدی کا ایک کرشمہ تھا۔

شاہ جی تمام محلے کا ایک طویل چکر کاٹ کر ایک روحانی اور قلبی اطمینان حاصل کر کے مسجد مبارک میں باجماعت نمازِ تہجد کے لئے پہنچ جاتے اور اکثر اوقات وہ پہلے شخص ہوتے جو تہجد کے لئے مسجد میں داخل ہوتے تھے مسجد میں پہنچ کر وہ محراب کے عین سامنے نوافل اور دعاؤں میں مصروف ہو جاتے پھر یہی نہیں کہ وہ تہجد کے وقت محراب کے سامنے امام کے پیچھے جگہ حاصل کرتے تھے بلکہ اس چھبیس سالہ طویل عرصہ میں شاید ہی کبھی ایسا ہوا ہو کہ کسی دوسرے شخص نے ان سے سبقت حاصل کر کے امام کے عین پیچھے جگہ پائی ہو کیونکہ پانچوں نمازوں میں شاہ صاحب کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ وہ صف اوّل میں امام الصلوٰۃ کے پیچھے کھڑے ہوں اور حق یہ ہے کہ وہ اس کا استحقاق بھی رکھتے تھے کیونکہ دینداری کے لحاظ سے وہ واقعی صف اوّل کے آدمی تھے۔

کوئی شخص کتنے ہی مضبوط اعضاء و اعصاب رکھتا ہو عمر ڈھلنے کے ساتھ ساتھ اس کی خلقت میں کمزوری آتی چلی جاتی ہے۔ یوں جیسے محاذِ مغرب میں پہنچا ہوا سورج جون کے مہینہ میں بھی اپنی تمازت کی شدت کھو بیٹھتا ہے۔ شاہ جی مرحوم اچھے مضبوط جسم کے مالک تھے جب وہ قادیان آئے تھے لیکن آفتاب شباب کے جاتے ڈھل چکے تھے اور سامنے ٹھوڑی کے نیچے داڑھی کے سفید بال بتا رہے تھے کہ وہ اپنی عمر کی ۶۰ ویں منزل میں ہیں۔ زمانہ گزرتا چلا گیا اور بڑھاپے کی کمزوریوں نے ان کے جسم کو اپنی گرفت میں لینا شروع کر دیا مگر آفرین ہے شاہ جی کی ہمت پر کہ تین سال قبل تک ان کے پروگرام میں کوئی فرق نہ آیا۔ ان کا بڑھاپا دیکھیے ہی محلہ احمدیہ کی ایک ایک اینٹ پر قدم رکھتا ہوا محلہ احمدیہ کی گلیوں میں رواں دواں رہا گو چال میں لڑکھڑاہٹ آ گئی تھی اور بعض اوقات وہ تہجد کے لئے اٹھاتے اٹھاتے کمزوری کے باعث خود گر جاتے تھے۔ لیکن عشق اور جنون انہیں تو انائیاں بخشتا رہا اور ضعفِ پیری کے باوجود وہ غالب کی طرح یہی نعرہ لگاتے رہے

ے گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

لیکن جب انتظامیہ کے بزرگوں نے یہ اندازہ لگایا کہ ایسا نہ ہو کہ کسی وقت شاہ جی گر کر شدید زخمی ہو جائیں انہیں روک دیا گیا۔

زندگی کے آخری دو سالوں میں جب ان کی بینائی نے بے وفائی کی اور ضعفِ پیری نے ٹانگوں کی سکت سے محروم کر دیا وہ چارپائی کے حلیف بن کر رہ گئے۔ قدرت کی بے نیازی کہ یخ بستہ راتوں سے ستیزہ کاری کرنے والا سفید ریش بوڑھا اب دن رات چارپائی پر بیٹھا یا لیٹا رہتا لیکن یاد خدا اور اذکار و اوراد کا سلسلہ جاری رہا مگر مسلسل بیٹھے رہنے کے باعث ٹانگیں جڑ گئی تھیں جنہیں وفات کے بعد بمشکل سیدھا کیا گیا۔

شاہ جی چونکہ بہت دُعا گو بزرگ تھے اس لئے تمام درویش انہیں عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور نہ صرف قادیان کے درویش بلکہ ہندوستان کی جماعتوں اور بیرونی ملکوں سے زیارتِ قادیان کے لئے آنے والے دوست بھی اُن سے دعا کی درخواست کیا کرتے تھے اور حتی الامکان خدمت بھی کرتے تھے۔ امارتِ مقامی کی طرف سے دعاؤں کی جو تحریری فہرست روزانہ کسی نہ کسی نماز میں سنا کر تحریکِ دعا کی جاتی ہے۔ یہ فہرست بھی طویل عرصہ تک شاہ جی مرحوم بڑے شوق سے سنا کر تحریکِ دُعا کرتے تھے

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے حد تعظیم و تکریم کرتے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شاہ جی کے گہرے مراسم تھے۔ چنانچہ روزانہ کا وقت تک ان کی صحبت میں رہتے اور دونوں معمر بزرگ بہت ہی شگفتہ گفتگو کرتے اور روایاتِ سلسلہ کو دہراتے تھے۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحبؓ کی وفات کے بعد

(باقی صفحہ ۹ پر)

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یومِ مسیح موعودؑ

(۱) ۔ جماعتِ احمدیہ حیدر آباد

مورخہ ۲۶ مارچ کو احمدیہ جوبلی ہال میں جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ الحاج محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب ب ۔ ایس سی کی زیر صدارت مکرم محمد شمس الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی نظم مکرم رشید الدین صاحب نے پڑھی بعدہٗ مکرم شکیل احمد صاحب، مکرم عبدالقیوم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم محمد صادق صاحب سیکرٹری ... مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پی۔ ایچ ۔ ڈی اور خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت، غرض و غایت اور آپ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

خاکسار ۔ حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد۔

(۲) ۔ بھرت پورہ بہار

مورخہ ۲۳ مارچ کو مکرم محمد ہارون صاحب کے مکان پر مکرم شمشاد علی صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا ۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد عزیز مسعود اقبال نے نظم پڑھی بعدہٗ مکرم محمد اظہار الحق صاحب (جو غیر احمدی ہیں) نے مسیح و مہدی کے زمانے کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے احمدیوں سے چند سوالات کئے ابد ازاں خاکسار نے ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے ضرورتِ زمانہ کی روشنی میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر تفصیل سے روشنی ڈالی آخر میں صدرِ اجلاس نے بھی اپنا ایک مضمون سنایا۔

خاکسار ۔ اختر پرویز سیکرٹری تبلیغ بھرت پورہ۔

(۳) ۔ کانپور

مورخہ ۲۵ مارچ کو حوض والے مکان میں مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد عمل میں آیا ۔ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب یوجھی کی تلاوت اور مکرم محمد حنیف صاحب کی نظم کے بعد مکرم عبدالستار صاحب ۔ مکرم محمد سعید صاحب صدیقی ۔ مکرم محمد ظفر عالم صاحب خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ ۔ مکرم خلیل احمد صاحب صدیقی ۔ مکرم محمد اکرام صاحب آف راؤٹھ ۔ مکرم محمد صبغت اللہ صاحب آف بنگلور اور خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں مختلف عنوانات پر تقاریر کیں ۔ اسی دوران بعض دوستوں نے نظمیں بھی پڑھیں آخر میں صدرِ جلسہ نے اختتامی تقریر فرمائی۔

خاکسار ۔ ملک محمد مقبول طاہر مبلغ سلسلہ ۔

(۴) مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور

مورخہ ۲۳ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور کے زیر اہتمام مکرم سید بدر الدین صاحب انسپکٹر وقفِ جدید کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد عمل میں آیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید آفتاب احمد صاحب ۔ مکرم سید مبشر یونس صاحب، خاکسار سید شمس عالم، مکرم احمد رضا خانصاحب اور مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں آخر میں صدر صاحب نے خدام کو نصائح فرمائیں۔

خاکسار ۔ سید شمس عالم ایڈووکیٹ سیکرٹری ۔ بھاگلپور

(۵) ۔ لکھنؤ

مورخہ ۲۳ مارچ کو مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد عمل میں آیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم عطاء الرحمٰن صاحب عباسی ۔ مکرم محمد مشتاق صاحب، مکرم عبدالوتار خانصاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں آخر میں صدرِ جلسہ نے بھی سیرت المہدی کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

خاکسار ۔ داؤد احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ۔

(۶) ۔ سکندر آباد

مورخہ ۲۳ مارچ کو مسجد احمدیہ الٰہ دین بلڈنگ سکندر آباد میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن مجید محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب نے کی اور نظم عزیز منصور احمد نے پڑھی بعدہٗ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کشمیری ۔ مکرم عبدالقیوم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد ۔ مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ۔ مکرم پروفیسر سمیع اللہ صاحب مقیم ایران نزیل حیدر آباد ۔ اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے مختلف عنوانات پر ٹھوس اور علمی تقاریر کیں آخر میں صدرِ جلسہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

خاکسار ۔ بشیر الدین الٰہ دین سیکرٹری تعلیم و تربیت۔

(۷) ۔ اٹارسی

مورخہ ۲۳ مارچ کو مکرم محمد فہیم صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد عمل میں آیا مکرم ابرار حسین صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم مہر اسلم صاحب نو احمدی نے شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں بعدہٗ مکرم محمد مستقیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور خاکسار نے تقاریر کیں آخر میں صدرِ جلسہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔

خاکسار ۔ ایم عبد المومن مبلغ اٹارسی ۔

(۸) ۔ رشی نگر

مورخہ ۲۲ مارچ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ رشی نگر میں مکرم ماسٹر عبدالسلام صاحب لون کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ مکرم عبدالسلام صاحب گنائی کی تلاوت اور مکرم محمد رفیق صاحب شیدا کی نظم کے بعد خاکسار غلام احمد شاہ اور مکرم عبدالسبحان صاحب گنائی صدر جماعت نے تقاریر کیں ۔ آخر میں صدرِ جلسہ نے احباب کو عملی طور پر حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو اپنانے کی تحریک کی ۔

خاکسار ۔ غلام احمد شاہ مبلغ سلسلہ ۔

(۹) ۔ لجنہ اماء اللہ بھاگلپور

مورخہ ۲۲ مارچ کو لجنہ اماء اللہ بھاگلپور کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا گیا عزیزہ مسرت یونس کی تلاوت کے بعد عزیزہ شاکرہ خورشید نے نظم سنائی ۔ ازاں بعد خاکسارہ یاسمین خورشید، مکرمہ مسرت یونس ۔ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ مکرمہ تبسم یونس صاحبہ ۔ مکرمہ خورشید جہاں صاحبہ، اور مکرمہ شاہدہ خانم صاحبہ نے تقاریر کیں ۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ اور صدرِ اجلاس مکرم سید بدر الدین صاحب انسپکٹر وقفِ جدید نے بھی ممبرات کو نصائح کیں اور لجنہ کا انتخاب بھی اس موقعہ پر عمل میں آیا۔

خاکسارہ ۔ یاسمین خورشید نگران ناصرات بھاگلپور

(۱۰) ۔ بمبئی

مورخہ ۲۶ مارچ کو مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد عمل میں آیا ۔ تلاوت و نظم کے بعد صدرِ جلسہ نے افتتاحی تقریر فرمائی بعدہٗ مکرم بشیر محمد خانصاحب اور خاکسار محمد فاروق نے صداقت و سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے عنوانات پر تقاریر کیں ۔ آخر میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نزیل بمبئی نے تقریر کرتے ہوئے احمدیت کے روشن مستقبل پر روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

خاکسار ۔ محمد فاروق مبلغ بمبئی ۔

(۱۱) ۔ کیرنگ

مورخہ ۲۳ مارچ کو یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کیرنگ میں ایک جلسہ جناب عبدالمطلب خانصاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد خاکسار اور مکرم گلاب الدین خانصاحب اور مکرم مولوی شیخ عزیز الدین صاحب نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں ۔ آخر میں صدر جلسہ نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی ۔

اس موقعہ پر ناصرات الاحمدیہ کی چار بچیوں عزیزہ امۃ الحفیظ ۔ عزیزہ قیصرہ بیگم ۔ عزیزہ شمیمہ بانو و عزیزہ لبشریٰ بیگم نے بھی تقریریں کیں اور مکرم صدر جماعت کی طرف سے ان بچیوں کو دس روپے بطور انعام دیئے جانے کا اعلان کیا گیا۔

خاکسار ۔ یٰسین خاں سیکرٹری تبلیغ کیرنگ

(۱۲) ۔ بنگلور

مورخہ ۲۶ مارچ شام ۵½ بجے دار الفضل میں مکرم سید احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا ۔ مکرم اسلم پاشاہ صاحب کی تلاوت مکرم ڈی سلیمان خان صاحب کی نظم کے بعد مختلف عنوانات پر مکرم سید عبدالرزاق صاحب مکرم محمد ظفر اللہ صاحب مکرم سید اقبال احمد صاحب جواد مکرم مجیب اللہ خانصاحب مکرم اسلم پاشاہ صاحب، نصیر احمد صاحب تیماپوری مکرم محمد شفیع اللہ صاحب، مکرم محمد سلیم اللہ صاحب (انگریزی) مکرم جہانگیر پاشاہ صاحب (انگریزی) مکرم سید اقبال پاشاہ صاحب خاکسار مرزا عبد الرحمٰن بیگ نے تقاریر کیں ۔ زیر تبلیغ دوست مکرم جناب سیمان صاحب (بنگلور بکڈپو) نے جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں بڑے اچھے پیرائے میں اپنے تاثرات بیان کئے ۔ سید احمد صاحب کی صدارتی تقریر کے بعد دُعا پر جلسہ ختم ہوا ۔

ہمارے صدر محترم پی ایم عبدالرحیم صاحب کی طرف سے احباب جماعت کو چائے پیش کی گئی ۔ موصوف عالیہ بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہیں ۔ قارئین کرام سے موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار ۔ مرزا عبدالرحمٰن بیگ سیکرٹری تبلیغ بنگلور ۔

(۱۳) ۔ برہ پورہ (بھاگلپور)

مورخہ ۲۶ مارچ کو مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد عمل میں آیا ۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ، مکرم حسن خانصاحب، خاکسار سید عبدالنقی، مکرم عبدالقیوم صاحب اور صدرِ جلسہ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں بعد دُعا اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا ۔

خاکسار ۔ سید عبدالنقی نائب سیکرٹری مال

(۱۴) ۔ ناصر آباد (کشمیر)

مورخہ ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم

مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب اور خاکسار عبد المنان ناظر اور صدر جلسہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت غرض و غایت اور آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں اور اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار۔ عبد المنان ناظر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد۔

(۱۵)۔ پینگاڈی

مورخہ ۲۳ر مارچ کو مکرم ایس۔ وی زین الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ پینگاڈی کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ایم۔ محمد صاحب ایم اے، مکرم پی محمود احمد صاحب ایم اے، مکرم سی ایچ عبد القادر صاحب اور مکرم سی۔ ایچ عبد الحمید صاحب نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدرِ اجلاس نے بھی خطاب فرمایا بعد دُعا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار۔ ایس۔ کنجی احمد سیکرٹری تبلیغ پینگاڈی۔

(۱۶)۔ پینکال

مورخہ ۲۴ر مارچ رات ۸ بجے جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت پینکال کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد عبد الرحمٰن صاحب، مکرم علیم الحق صاحب، مکرم مولوی عبد الحق صاحب معلم کیندرہ پاڑا اور مکرم جمعہ خانصاحب نے تقاریر کیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی صداقت کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخری تقریر مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال کی تھی اُنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کا مقصد اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں صدر صاحب نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے مختلف کارنامے بیان فرماتے ہوئے۔ جماعت کو نصائح کئے۔ بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ عبد الرحمٰن سیکرٹری تبلیغ پینکال۔

(۱۷)۔ کٹک

جماعت احمدیہ کٹک میں مورخہ ۲۶ر مارچ کو خاکسار کی صدارت میں یوم مسیح موعود علیہ السّلام کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید ظفر الدین صاحب مکرم سید طاہر احمد صاحب کلیم مکرم سید رفیع احمد صاحب اور مکرم غلام مصطفےٰ صاحب نائب صدر نے تقاریر کیں۔ مکرم شیخ مبشر احمد صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت اور آپ کے عظیم الشان کارناموں پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ دُعا کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلّغ کٹک۔

(۱۸)۔ لجنہ اماء اللہ سکندر آباد

مورخہ ۲۷ر مارچ کو لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کے زیر اہتمام الٰہ دین بلڈنگ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ محترمہ فیض النساء بائی صاحبہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ عالیہ بیگم صاحبہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ عزیزہ کوثر صاحبہ اور محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اور خاکسارہ نے تقاریر کیں۔
آخر میں صدر صاحبہ نے شکریہ ادا کیا اور بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسارہ۔ فرحت الٰہ دین نائب صدر لجنہ سکندر آباد۔

(۱۹)۔ لجنہ اماء اللہ کوسمبی

مورخہ ۲۳ر مارچ کو سیدہ امۃ القیوم صاحبہ صدر لجنہ کوسمبی کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد عزیزہ شمیمہ بیگم، عزیزہ ریحانہ بیگم۔ عزیزہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ حافظہ خاتون صاحبہ نے مختلف عنوانات پر مضامین پڑھ کر سُنائے اور محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے تقریر کی آخر میں خاکسارہ نے صدارتی تقریر کی۔

خاکسارہ۔ سیدہ امۃ القیوم صدر لجنہ کوسمبی۔

معذرت:۔ مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے رپورٹ ہائے جلسہ سیرۃ النبی صلعم و یوم مصلح موعودؓ موصول ہوئی ہیں۔ لیکن تاخیر سے موصول ہونے اور عدم گنجائش کی وجہ سے ان کی اشاعت سے معذرت ہے صرف نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

سری لنکا۔ یادگیر۔ شموگہ۔ لجنہ اماء اللہ مدراس۔ بنگلور۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور

ہالینڈ کے احمدی زائرین!

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان

محترم مسٹر الیاس ابراہیم بدلو صاحب اپنی ڈچ اہلیہ صاحبہ کی معیت میں ۱۴ر مارچ کو وارد قادیان ہوئے اور ۲ر اپریل کو ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ کا وطن سورینام ہے۔ پندرہ سال سے ہالینڈ میں آباد ہیں۔ آپ نے اپنے قیام کے عرصہ میں مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی اور سارے قادیان کو دیکھا اور بہت متأثر ہوئے۔ اپنی پہلی اہلیہ کی وفات کے تیس سال بعد انہوں نے یہ دوسری شادی کی ہے۔ آپ درآمد برآمد اور فروخت مکانات کا کام کرتے رہے ہیں۔ ۳۱ر مارچ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائمقام ناظر اعلیٰ نے اس معزز مہمان کو مرکز کی طرف سے خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ ایسے زائرین حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی صداقت کا نشان ہیں۔

محترم مسٹر الیاس صاحب نے اپنی مختصر جوابی تقریر میں بتایا کہ چند سال پہلے انگلستان میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی آمد پر آپ کے دستِ مبارک پر مَیں نے قبولِ احمدیت کی۔ اور ۱۹۷۴ء میں حج بیت اللہ شریف کی توفیق ملی۔ میری دیرینہ تمنّا تھی کہ زیارتِ قادیان کروں۔ سو الحمدللہ اللہ تعالےٰ نے یہ میسّر کر دی ہے۔ جمعہ کے بعد احباب نے جس محبت اور گرمجوشی سے مجھ سے ملاقات کی ہے اور مرکز میں جیسے پُرمحبت سلوک ہوا ہے اس کا اپنی اہلیہ اور اپنی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔

اختتام جلسہ پر حضرت بھائی الٰہ دین صاحب درویش (صحابی) نے حاضرین سمیت دُعا فرمائی۔

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب کا ذکرِ خیر

۱۵ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو فیض آباد سے مرحوم کے متعلقین قادیان لائے۔ ۱۶ر دسمبر کو امیر مقامی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کثیر مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھاکر مقبرہ بہشتی کے قطعہ ۹ میں دفن کیا۔ قبل اس کے ماہ نومبر ۱۹۷۷ء میں وفات پانے کی خبر اخبار بدر میں شائع ہو چکی۔

مرحوم کی غمزدہ اہلیہ صاحبہ کا بیان ہے کہ مرحوم نے رات کو کھانا کھانے کے بعد دیر تک ریڈیو سے خبریں سُنیں۔ نماز عشاء پڑھنے کے بعد جب سونے کے لئے بستر پر گئے۔ تکیہ پر سر رکھتے ہی گلے سے چند آوازیں خر خر کی نکلیں نہ بول سکے۔ نہ سُن سکے آناً فاناً زندگی ختم ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نے اپنے پیچھے۔ اپنی رفیق بیوی اور تین لڑکیاں۔ پانچ لڑکے یادگار چھوڑے۔ سوائے دو لڑکوں کے جن کے نکاح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مکرم مرزا امیر بیگ صاحب مرحوم کی لڑکیوں کے ساتھ پڑھائے گئے۔ باقی سب صاحبِ اولاد ہیں۔ مرحوم ڈاکٹر صاحب بہت مخلص احمدی تھے۔ مرکزی چندے بر وقت ادا کرتے تھے۔ جائیداد کا دسواں حصہ خدا کے فضل سے کئی ہزار نکلا جو مخلص وارثوں نے بہت جلد ادا کر دیا۔ فیض آباد میں مرحوم کی اولاد کے سوا کوئی مقامی احمدی نہیں ہے۔ ان کی تربیت اور عام تبلیغ کے لئے مرکز نے توجہ فرمائی ہے۔

مرحوم کے والد محترم منشی نیاز اللہ صاحب صحابی تھے۔ مقبرہ بہشتی کے قطعہ ۸ میں دفن ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب کی والدہ محترمہ (عاجز کی بہن) نہایت جوشیلی مخلص احمدی تھیں۔ ان کی قبر شاہجہانپور کے مشہور قبرستان عیدگاہ کے جنوبی حصہ میں دو صحابیوں کی قبروں کے شامل ہے۔ یہ صحابی راقم الحروف کے والدین ہیں۔ ان کے کتبوں میں علاوہ احمدیت کے ذکر کے یہ بھی لکھا ہے کہ۔ ان بزرگوں نے ۱۳ھ میں حضرت خلیفۂ ثانی کی معیت میں حج بیت اللہ ادا کیا تھا۔ اس قطعۂ صحابہ میں ۱۲ قبریں احمدی مرد و عورتوں کی نام بنام ہیں مخلصین جماعت از راہ کرم ان سب کی بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ حافظ سخاوت علی شاہجہانپوری مہاجر درویش قادیان۔

اخبارِ قادیان

★۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش بہاولپوری کافی دنوں سے بائیں ٹانگ میں شدید درد کے باعث بیمار چلے آ رہے ہیں۔ امرتسر ہسپتال میں چیک اُپ کروایا گیا ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف بتائی گئی ہے چنانچہ اس کا علاج کروایا جا رہا ہے احباب صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

★۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی عدم موجودگی میں آجکل بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد حدیث بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں پہلے چند روز مکرم حکیم محمد دین صاحب نے درس دیا۔ جزاہ اللہ تعالےٰ۔

★۔ مورخہ ۲۹ر مارچ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے صداقت و امانت ہر دو گروپ کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد یعقوب صاحب نے تقریر کی آخر میں مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام کو ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

★۔ مورخہ یکم اپریل کو مدرسہ احمدیہ کے چند طلباء مع مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر جائیداد و مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم ڈیرہ بابا نانک گئے وہاں ان سب نے چولہ صاحب کی زیارت کی اور اس پر لکھی عبارتیں پڑھ کر لطف اندوز ہوئے۔

حکومتِ پنجاب کی طرف سے

پنجابی، ہندی اور اردو کے ادیبوں کا اعزاز

از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان

گورنمنٹ کالج فار وِمن امرتسر میں ۲۳ مارچ کو امرتسر میں چار ادیبوں اور ایک جرنلسٹ کے اعزاز میں ایک تقریب حکومتِ پنجاب کے شعبۂ زبان (بھاشا دبھاگ) کی طرف سے منعقد کی گئی جس میں پنجاب کے علاوہ دہلی تک کے شعبۂ تعلیم اور ادبی حلقوں کے سرکردہ احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی مدعو تھے۔ جو پنجاب گورنمنٹ کے بھاشا دبھاگ کے شعبۂ اُردو کی کمیٹی کے سرکار کی طرف سے نامزد ممبر ہیں جن کی طرف سے خاکسار نے شرکت کی۔

پہلے ایک گھنٹہ کے لئے اِس شعبہ کی طرف سے قریباً دو صد جدید مطبوعات کی نمائش کا انتظام تھا۔ جن میں سے بعض انعام یافتہ و دیگر مصنّفین کی مذہبی، تاریخی اور ادبی تالیفات اُردو، پنجابی اور ہندی میں تھیں۔ ایک کافی تعداد ایسی کتب کی تھی جن کی اشاعت میں سرکار نے امداد دی تھی۔ انہی میں ایک درجن کے قریب اُردو نظم و نثر کی کتب تھیں۔

وہیں پر منتخب یون صد کے قریب احباب کے لئے چائے مٹھائی وغیرہ سے تواضع کا انتظام تھا۔ خاکسار کو اس موقعہ پر اسّی کے قریب احمدیہ کتب احباب کی خدمت میں پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ جو سب نے بخوشی قبول کیں۔ اور بعض نے مزید حاصل کرنے یا قادیان آکر معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

نصف ہزار ممتاز افراد کی موجودگی میں جو مدعو تھے جناب سردار سکھندر سنگھ جی وزیر تعلیم و زبان کے ذریعہ ذیل کی شخصیتوں میں سے ہر ایک کو طلائی تمغہ، پانچ ہزار ایک سو روپیہ، سروپا اور سند پیش کی گئی اور شعبۂ زبان کی طرف سے زبانی اعتراف کے علاوہ ہر ایک کے بارے دیگر ادیبوں وغیرہ کے تاثرات پر مشتمل الگ الگ باتصویر کتابچہ بھی شائع کیا۔ جو اس موقعہ پر تقسیم کیا گیا۔

جناب وزیر صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ان تینوں ادیبوں کی خدمات خود اُن کی اپنی ہستی سے زیادہ عرصہ پر ممتد ہیں۔ اور یہ میرا اعزاز ہے کہ مجھے ان کی خدمت میں ان انعامات کو پیش کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

۱۔ جناب سردار شمشیر سنگھ جی اشوک۔ عمر چھہتر سال۔ ان کو والد نے لنڈے پڑھائے۔ اس سے شوق پیدا ہوا۔ اور انہوں نے سنسکرت۔ ہندی۔ پنجابی۔ اُردو اور فارسی پڑھی۔ کسی مدرسہ میں نہیں پڑھے۔ خود ساختہ عالم ہیں۔ تاریخ کے پروفیسر بھی رہے۔ اب بھی آل انڈیا ریڈیو سے آپ کی تقاریر نشر ہوتی ہیں۔ یون صد کتب کے مصنف ہیں اور ریسرچ سکالر ہیں۔ مشہور مصنف بھائی کاہن سنگھ جی نابھہ کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ پایا ہے جنہوں نے آپ کی بہت تعریف کی تھی۔

آپ نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور لٹریچر جماعت احمدیہ کا مطالعہ کیا ہوا ہے۔ اور اپنی ذاتی لائبریری میں یہ کتب رکھی ہوئی ہیں۔ اور آپ جماعت احمدیہ کے بعض چوٹی کے علماء سے بذریعہ خط و کتابت رابطہ رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے قدر شناس ہیں۔ آپ کو یہ انعام پنجابی کی قابل قدر خدمات کے اعتراف میں دیا گیا ہے۔

۲۔ جناب گورودت جی۔ عمر چوراسی سال۔ آپ نے فلسفہ وغیرہ کی دو صد کتب تالیف کر کے ہندی کی خدمت کی ہے۔

۳۔ سردار صاحب سردار اُودھے سنگھ جی شائق ایڈووکیٹ۔ عمر تراسی سال۔ آپ قانون کی تعلیم کے عرصہ میں علامہ اقبال سے گہری رفاقت رکھتے تھے۔ مشہور ادیب علامہ تاجور اور مشہور شاعر پنڈت میلا رام وفا سے مل کر اُردو کی خدمت کی۔ ۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۷ء آپ انجمن ترقی اُردو پنجاب کے سینئر نائب صدر رہے۔ اور اب اس کے سرپرست ہیں۔ ۱۹۷۴ء سے اُردو وِکاس بورڈ حکومت پنجاب کے رُکن ہیں۔

۴۔ سردار بھرپور سنگھ جی بلبیر بعمر سینتالیس سال کو بے خوف جرنلسٹ کے طور پر یہ اعزاز عطا کیا گیا۔

گورنر آندھرا پردیش کی خدمت میں

قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر انٹر فیتھ (Inter Faith) ڈائیلاگ کمیٹی حیدر آباد کے زیر اہتمام برلا مندر حیدر آباد میں مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۷۸ء کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں ہندوستان کے نامور علماء نے شرکت اختیار کی اور اس تقریب میں آنرایبل گورنر آندھرا پردیش شریمتی شاردا مکرجی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شمولیت فرمائی۔ ملکی رہنماؤں اور سیاسی قائدین کی خدمت میں ایسے تمام مواقع پر قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش چونکہ جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اس لئے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہمارے مقامی مبلغ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے گورنر محترمہ شاردا مکرجی کی خدمت میں بھی قرآن مجید انگریزی و دیگر اسلامی لٹریچر پر مشتمل خوبصورت پیکٹ کا تحفہ پیش کیا۔ جسے محترمہ موصوفہ نے انتہائی عقیدت اور خوشنودی کے اظہار کے ساتھ قبول فرمایا۔ بعد ازاں گورنر محترمہ کی پرائیویٹ سیکرٹری کماری ڈی برار کی جانب سے سیکرٹری احمدیہ دار التبلیغ کے نام شکریہ کے مضمون پر مشتمل ایک چٹھی بھی موصول ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی کو قبول فرمائے اور اسے بار آور کرے آمین۔

خاکسار۔ امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد۔

لٹریچر کی پیشکش

مورخہ یکم مارچ کو خاکسار کو مکرم جناب غلام محمد صاحب شیر ڈی۔ ایس۔ پی شوپیاں نے جماعت کے بارہ بعض مسئلوں کی وضاحت کے لئے بلایا۔ خاکسار کے ہمراہ مکرم عبد الرشید صاحب گیلانی۔ بی۔ اے ایل۔ ایل بی بھی تھے۔ محترم ڈی۔ ایس۔ پی صاحب نے جماعت احمدیہ سے متعلق بہت سارے معلوماتی سوالات کئے خاکسار نے اُن کو جماعت کے عقائد و نظریات سے متعلق بتایا جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی پر وہ بہت ہی خوش ہوئے کافی طویل گفتگو کے بعد ان کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا جس کو انہوں نے بڑے شوق سے قبول کیا اور وعدہ کیا کہ فارغ وقت میں وہ اس کا مطالعہ ضرور کریں گے۔ جناب موصوف بہت ہی سنجیدہ اور بلند اخلاق کے مالک ہیں ان جیسے حکام پر ہمارے علاقہ کو فخر کرنا چاہیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر احمدیت کی حقیقت ظاہر فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ محمد ایوب ساجد خادم سلسلہ احمدیہ آسنور۔

ایک اعتراف

دہلی سے ہمارے ایک سکھ بھائی جناب سردار سنتوکھ سنگھ صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ کتاب "گورو نانک جی کا فلسفۂ توحید" پڑھنے کے بعد ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے نام اپنے ایک مکتوب میں رقمطراز ہیں۔

بعد از سلام! معروض ہوں کہ میں نے آپ کا چھپا ہوا "گورو نانک جی کا فلسفۂ توحید" پڑھا۔ اس سے خوشی محسوس ہوئی۔ اور آپ کے لئے دل سے دُعا نکلی۔ بڑے اچھے طریقہ سے اور نہایت اچھے سلیقہ سے اِس کتاب میں سمجھایا گیا ہے۔ کہ گوروبانی پر قرآن شریف کے اثرات گورو نانک صاحب کے ذریعہ کس طرح ہم تک پہونچے۔ اور گوروبانی اور عقیدۂ اسلام کا آپس میں کہاں تک اور کتنا میل ہے واحدانیت۔ سماجی زندگی کے اچھے اچھے اور اونچے تصورات ہم کو اسلامی زندگی سے بھی ملے ہیں۔ وہ آپ کے ذریعہ یہ کتاب چھپنے کے بعد عام لوگوں تک بھی پہنچے۔ اس کے لئے شکریہ۔

دُعاگو۔ سنتوکھ سنگھ گرنتھی گورونانک دربار F.164 راجوڑہ گارڈن۔ نئی دلی۔

وہ پھول ۔۔۔ جو مرجھا گئے (بقیہ صک)

نے بھی اثر ڈالا اور بڑھاپے کا ضعف تو پہلے ہی اپنا وار کر چکا تھا۔ آخر قریباً ستّر سال کی عمر میں مورخہ ۱۸ کو موت کا پیغام آگیا اور اسی روز درویشان کی ایک بڑی تعداد نے جنازہ پڑھ کر اشکبار آنکھوں سے اپنے اس بوڑھے بزرگ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ ۹ میں دفن کر دیا۔ اور یوں ۳۰ سال تک ہمارے درویشی ماحول کو مُعطّر اور معنبر بنانے والا یہ خوش نما پھول مرجھا گیا۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

شاہ جی درمیانہ قد گورا رنگ اور وجیہہ شباہت رکھتے تھے۔ ہنس مکھ زندہ دل اور خوش خوراک تھے۔ روٹی تو وہ لنگر سے لیا کرتے تھے۔ لیکن سالن خود پکایا کرتے تھے۔ جس کے وہ ماہر تھے۔ اور اکثر اوقات اپنی اس مہارت کا اعتراف کروانے کے لئے بعض بے تکلف دوستوں کو بھی شریک طعام کر لیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جنّت الفردوس میں شاہ جی کے درجات کو بلند کرے۔ آمین۔

افسوس مکرم محترم چوہدری محمد طفیل صاحب درویش وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۲۹ رمارچ ۔ افسوس کل چار بجے شام مکرم ومحترم چوہدری محمد طفیل صاحب درویش مسجد اقصٰی میں اچانک دل کا شدید دورہ پڑنے پر قریباً گھنٹہ کی مختصر علالت کے بعد بعمر ۷۶ سال وفات پا گئے ۔ اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون ۔ تجہیز وتکفین کے بعد محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم ۔ اے قائم مقام امیر مقامی کی طرف سے مسجد اقصٰی کے لاؤڈ اسپیکر سے بعد نماز مغرب نماز جنازہ کا اعلان کرا دیا گیا ۔ چنانچہ نمازِ مغرب سے فراغت کے بعد احاطہ لنگر خانہ میں حضرت بھائی الٰہ دین صاحب (صحابی) نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں بہت بڑی تعداد میں احباب کرام شریک ہوئے ۔ چونکہ مرحوم موصی تھے اس لئے اُسی وقت آپ کے جسدِ خاکی کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ ۹ میں سپردِ خاک کر دیا گیا ۔ قبر تیار ہو جانے پر آخری دُعا بھی حضرت بھائی الٰہ دین صاحب نے کرائی ۔ اس طرح ہم اپنے اس بزرگ درویش کو اپنی آخری خواب گاہ میں ابدی نیند سوتے چھوڑ آئے ۔ اللّٰھم اغفرلہٗ وارفع درجاتہٖ ۔

مرحوم چوہدری صاحب ابھی دو روز قبل مورخہ ۲۶ رمارچ کو پاسپورٹ پر پاکستان سے اپنے عزیزوں سے ملاقات کے بعد واپس قادیان تشریف لائے تھے ۔ ادھر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالٰی یہاں سے پانچ بجے حیدر آباد کے لئے روانہ ہوئے ادھر ایک گھنٹہ بعد مرحوم چوہدری صاحب بارڈر سے بخیر وعافیت قادیان پہنچ گئے ۔ کسی کو وہم وگمان ہی نہ تھا کہ اس قدر جلد ہم سب درویشان کو اچانک داغِ مفارقت دے جائیں گے ۔ اچھے خوش وخرم تھے ۔ البتہ بوجہ پیرانہ سالی کسی قدر ضعف ضرور تھا ۔ مگر اپنی باہمت عادت کے مطابق فرض نمازوں کے لئے مسجد پہنچتے رہے ۔ بلکہ اسی روز نمازِ ظہر میں احباب نے انہیں پوری وضع داری کی حالت میں سفید طرّہ دار پگڑی پہنے صاف ستھرا لباس زیب تن کئے دیکھا اور ملاقات کی ۔ ملاقاتی دوستوں کو مرحوم نے بتایا کہ انہیں پاکستان میں بھی چند بار دل کا ہلکا دورہ ہوا تب انہوں نے جلد اپنے محبوب مسکن اور رُوحانی مرکز قادیان میں لوٹ آنے کا پروگرام بنایا ۔ اس طرح بہشتی مقبرہ کی آخری آرام گاہ انہیں اپنے اصل مقام تک کھینچ لائی ۔ مرحوم نے مقبرہ بہشتی کے لئے ۱/۹ کی وصیت کر رکھی تھی ۔ نہایت درجہ کے نیک دیندار ۔ بے ضرر نافع الناس وجود تھے ۔ اپنی جائداد کے ایک حصّہ کی وصیت کا حساب ادا بھی کر چکے تھے ۔ جو مرحوم کے خلوص اور دینداری کا عملی ثبوت ہے ۔ مرحوم ڈیری والا دروغہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے ۔ ملکی تقسیم کے وقت آپ نے قادیان میں رہائش اور درویشانہ زندگی کو ترجیح دی ۔ جبکہ آپ کے تمام رشتہ دار اور اولاد واحفاد ہجرت کر کے ضلع گوجرانوالہ (پاکستان) میں مقیم ہو گئے ۔

مرحوم نے اپنی تمام درویشانہ زندگی مثالی خلوص ۔ محبت اور فدائیت سے گزاری ۔ عبادت گزار ۔ محنتی دیانتدار ۔ سلسلہ حقہ اور خلافت احمدیہ سے والہانہ عقیدت رکھنے والے تھے ۔ مؤثر طریق پر تبلیغ کا خاص ملکہ رکھتے تھے ۔ سلسلہ کی جملہ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ۔ ملکی تقسیم سے قبل ایک لمبا عرصہ پٹواری کے طور پر سرکاری ملازمت میں رہے ۔ جہاں دیانت داری ، محنت و لگن سے کام کیا ۔ اور نیک نامی حاصل کی ۔ قادیان اور مضافات کے غیر مسلم زمینداروں کے ساتھ مرحوم کے نہایت خوشگوار تعلقات تھے ۔ سبھی آپ کا احترام کرتے اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے ۔ زمانہ درویشی میں اراضی سے متعلق مرحوم کے قیمتی مشورے ہمیشہ ہی سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہوئے ۔ مرحوم ہمیشہ ہی نوجوانوں کو ذاتی محنت کر کے خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی تحریک کرتے اور اُن کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ۔ خود بھی سلسلہ سے بہت کم وقتوں میں گزارا لیا ۔ بیشتر زمانہ اپنی ہی محنت سے اپنے لئے اچھے گزارے کا اہتمام کیا ــــ ادارہ بدر مرحوم کی اچانک وفات پر آپ کے جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دُعا گو ہے کہ اللہ تعالٰی انہیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور اپنے مرحوم بزرگ کے نقشِ قدم پر چلائے نیز اللہ تعالٰی مرحوم کو اپنے قربِ خاص میں جگہ دے ۔ اور درجات بلند کرے ۔ آمین ۔

دُعائے نعم البدل

مورخہ ۳/۴ مارچ کی درمیانی شب عزیزم مکرم محمد نسیم صاحب چودھری عشرت منزل لکھنؤ کے ہاں بچّہ پیدا ہوا جو دو گھنٹہ بعد وفات پا گیا ۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون ۔ قبل ازیں ایک مرتبہ اسقاط بھی ہو چکا ہے ۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالٰی نعم البدل عطا فرمائے ۔ آمین ۔

خاکسار : عبد الحق فضل مبلّغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خُلاصہ خطبہ جمعہ ـــ بقیہ صفحہ اوّل

یہی وجہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مومنوں کو دو جنتوں کی بشارتیں دی گئیں ۔ ایک تو مرنے کے بعد کی جنت ہے ۔ جس میں سے پھر باہر نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ اور دوسری اس دنیا میں فرشتوں کے نزول کے ذریعہ جنت اُسے دی جاتی ہے ۔ مگر اس دُنیا کی جنت میں چونکہ ابتلاء کا خوف بھی ساتھ لگا ہوا ہے ۔ اس لئے اسے ہر آن خُدائی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ جو اسے فرشتوں کے نزول کے ذریعہ دیا جاتا ہے ۔

حضورؒ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان کے نتیجہ میں اسی دُنیا میں فرشتوں کا جو نزول ہوتا ہے ۔ اس کے اُمتِ محمدیہ کے کروڑوں صلحاء گواہ ہیں ہماری جماعت میں ہزاروں مرد عورتیں بچے ، جوان اور بوڑھے اس کے گواہ ہیں کہ ان پر فرشتے نازل ہوئے جنہوں نے آئندہ کی انہیں خبریں دیں ۔ جو لفظ بلفظ پُوری ہوئیں ۔

حضورؒ نے فرمایا یہ اُمور بطور تمہید مَیں نے اس لئے بیان کئے ہیں کہ چند دن ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چوتھی نسل کے ایک بچے کے متعلق میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ اللہ تعالٰی نے تو ہر لحاظ سے ہم پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ احسانِ عظیم فرمایا ہے کہ ہماری جماعت کو بچے دیئے اور ایسے بچے دیئے جو خُدا کے فضل سے بڑے ہی ذہین ہیں ۔ اور اس قابل ہیں کہ آنے والی ذمہ داریوں کو سنبھال سکیں ۔ اب ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ اپنی نئی نسلوں کو سنبھالیں اُن کی صلاحیتوں کے مطابق اُن کی نشو ونما کریں ۔ اور ایسے رنگ میں اُن کی تربیت کریں کہ وہ غلبۂ اسلام کی آنے والی اہم صدی میں اپنی ذمہ داریوں کو پُورا کر سکیں ۔ وہ اپنے محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں دُنیا کے سچے خادم بنیں ۔ خُدا تعالٰی ہم سب کو اپنے بچوں کی صحیح نگہداشت کرنے اور تعلیم و تربیت کی توفیق بخشے تاکہ ان پر بھی فرشتوں کا نزول ہو جو انہیں خُدا کی محبت حقیقی ۔ سکینت اور استقامت عطا کریں ۔ اور وہ ہم سے بھی بڑھ کر مستانہ وار دُنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانے والے بنیں ۔ آمین ۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۸ رمارچ ۱۹۷۸ء)

درخواستِ دُعا

میرے بھائی بعمر ۲۲ سال کو اکثر منذر خوابیں آتی رہتی ہیں ۔ جس کی وجہ سے وہ بہت سہمے ہوئے ہیں ۔ احباب موصوف کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ۔

خاکسار : ایس ۔ ایم ۔ صاحب علی ۔ آئی ۔ این ۔ ڈی ۔ اے اسکول ۔ بمبئی ـــ ۲۳

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS
KANPUR PHONES:- 52325
52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل ، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۴ مکھنیا بازار ۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل سکوٹرس کی خرید و فروخت کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

جماعت احمدیہ اُتّر پردیش کی بارھویں سالانہ کانفرنس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال صوبائی کانفرنس امروہہ میں ہونا قرار پائی ہے۔ انشاء اللہ کانفرنس ماہ اخاء (اکتوبر) میں منعقد ہوگی۔ بزرگانِ سلسلہ، درویشانِ کرام و احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے اِس کانفرنس کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احبابِ جماعت کے لئے بہت زیادہ بابرکت بنائے آمین۔ کانفرنس کے متعلق خط و کتابت درجِ ذیل پتہ پر فرماویں:-

خاکسار: عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

C/O AHMADI & CO. BAHADUR GANJ

SHAHJAHANPUR – 242001.

مالی سال ختم ہو رہا ہے

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰؍اپریل ۱۹۷۸ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اِس لئے نظارت ہذا جملہ احبابِ جماعت و عہدیداران و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی دیگر مصروفیات سے وقت نکالتے ہوئے اس اہم کام کی طرف بھی خاص توجہ فرمادیں اور کمی بجٹ کو جلد از جلد پُورا کریں۔

عہدیدارانِ جماعت اور مبلغینِ کرام ہر نادہند اور بقایادار کے پاس پہنچیں اور اس مالی قُربانی کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ فرمادیں۔ تاکہ اُن کے دِلوں میں بھی ایمانی جذبہ پیدا ہو۔ اور بشاشتِ قلبی سے اپنی کوتاہیوں کا انسداد کریں۔ احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اس عہد کو سامنے رکھیں کہ "دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا"۔ جب اس پر عمل فرمائیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے آپ پر کھُل جائیں گے۔ پس خوش قسمت ہیں وُہ احباب جو دین کو دُنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خُدا تعالیٰ کے دِین کے لئے وعدوں کو پُورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین ؂

ناظر بیت المال آمد قادیان

امتحان دینی نصاب برائے خدام و اطفال بھارت

بابت سال ۱۹۷۷-۷۸ء

امسال خُدام الاحمدیہ بھارت کے درجِ ذیل نصاب کا امتحان مورخہ ۷؍ستمبر بروز اتوار ہوگا۔ جملہ خدام کا اِس امتحان میں شریک ہونا لازمی ہے۔

نصاب برائے خدام:-

۱۔ قرآن مجید ترجمہ: پہلے پارہ کے سات رکوع

۲۔ 〃 〃 حفظ: سُورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ ۱۷ آیات۔ اور آخری پارہ کی آخری تین سورتیں مع ترجمہ۔

۳۔ نماز باترجمہ مکمل ۴۔ حدیث: چہل حدیث مکمل باترجمہ حفظ کرنا۔

۵۔ کتب: (۱) دینی معلومات ابتدائی نصف حصہ۔ (۲) فتح اسلام (مکمل)

اطفال الاحمدیہ بھارت کے درجِ ذیل نصاب کا امتحان ہر مجلس ستمبر ۷۸ء کے آخر تک لے کر اُن کے نتائج سے دفتر مرکزیہ کو مطلع کریں۔

نصاب برائے اطفال:-

(۱) کلمہ طیبہ زبانی یاد کرنا (۲) اسلام کے پانچ بنیادی ارکان یاد کرنا (۳) مجلس کا عہد یاد کرنا (۴) نماز بغیر ترجمہ اور نیتِ نماز یاد کرنا۔ (۵) طریقِ وضوء۔ (۶) مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دُعا یاد کرنا (۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اور آپؐ کے خلفاءؓ کے اسماء مبارک یاد کرنا۔ (۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے نام یاد کرنا۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس حیدرآباد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ حیدرآباد کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۸-۹؍اپریل ۱۹۷۸ء کو منعقد ہو رہی ہے مرکز سلسلہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی شرکت فرمائیں گے۔ جملہ جماعتوں سے استدعا کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ افراد اس میں شرکت فرمائیں۔ نیز مورخہ ۲؍اپریل سے مضافات میں تبلیغی و تربیتی اجلاسات کا پروگرام ہوگا۔ ان اجلاسات میں اور کانفرنس میں احباب کثرت سے شرکت کرکے مستفید ہوں۔ اور دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کانفرنس اور مضافات کے اجلاسات کو کامیاب کرے اور سعید رُوحوں کو حقیقت سے آشکار کرے۔ آمین۔

خاکسار: حمیدالدین شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن

افضل گنج۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب انسپکٹر تحریک جدید

برائے آندھرا۔ میسور۔ مدراس۔ مہاراشٹر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ آندھرا۔ میسور۔ مدراس۔ مہاراشٹر کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف مورخہ ۹؍اپریل ۱۹۷۸ء سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق معائنہ حسابات و وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ جملہ احبابِ جماعت و عہدیدارانِ جماعت و مبلغینِ کرام سے اُن کے ساتھ کامل تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۹ ۲۸/۴	اُدگیر	۵ ۲۸/۵	۱	۶ ۲۸/۵
بمبئی	۱۱-۴	۵	۱۵/۴	تیماپور۔شوراپور	۷	۱	۸
حیدرآباد	۱۶	۷	۲۲	دیودرگ	۸	۱	۹
سکندرآباد	۲۲	۱	۲۳	ہبلی	۹	۲	۱۱
چنداپور۔کاماریڈی	۲۳	۱	۲۴	لونڈہ بلگام	۱۱	۱	۱۲
شادنگر	۲۴	۱	۲۵	سورب	۱۲	۱	۱۳
جڑچرلہ	۲۵	۱	۲۶	ساگر	۱۳	۱	۱۴
محبوب نگر	۲۶	۱	۲۷	شیموگہ	۱۴	۲	۱۶
چنتہ کنٹہ	۲۷	۲	۲۹	بنگلور	۱۶	۴	۲۰
وڈمان	۲۹	۱	۳۰	مدراس	۲۰	۴	۲۴
یادگیر براستہ حیدرآباد	۳۰/۴	۴	۵ ۲۸/۵	قادیان	۲۷ ۲۸/۵	-	-

درخواستِ دُعا

مکرم سیّد ناصر احمد صاحب ابن مکرم سیّد کریم بخش صاحب آف سرلونیا گاؤں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ملازمت عطا کی ہے۔ اس خوشی میں موصوف نے قبل ازیں مبلغ پچاس ۵۰ روپے مدّ شکرانہ فنڈ میں ادا کئے تھے۔ اب موصوف نے مزید سَو ۱۰۰ روپے مدّ درویش فنڈ میں ادا کرکے دُعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ مزید ترقیات سے نوازے۔ اور خدمتِ سلسلہ کا بہترین رنگ میں موقع عطا فرمائے آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)